مُسلمانوں کو انتشار سے بچانے کی پُرخلوص اور لاجواب کوشش

بفیضانِ کرم: غزالی زماں رازی دوراں، امام اہلسنّت، مجدد مأتہ حاضرہ، پیر طریقت حضرت علامہ سیّد احمد سعید کاظمی قدس سرہ العزیز

تحقیق

دُعا بعد نمازِ جنازہ

اعتراضات وجوابات

تالیف

علامہ محمد سراج احمد سعیدی القادری

خطیب جامع مسجد غوثیہ اوچشریف

مکتبہ نوریہ رضویہ ○ وکٹوریہ مارکیٹ سکھر

مُسلمانوں کو انتشار سے بچانے کی پُر خلوص اور لاجواب کوشش

بفیضانِ کرم: غزالی زماں رازی دوراں، امام اہلسنّت، مجدّد مائۃ حاضرہ، پیر طریقت

حضرت علّامہ سیّد احمد سعید کاظمی قدس سرہ العزیز

تحقیق

دُعا بعد نمازِ جنازہ

اعتراضات و جوابات

تالیف

علّامہ محمّد سراج احمد سعیدی القادری

خطیب، جامع مسجد غوثیہ اوچشریف

مکتبہ نوریہ رضویہ ○ وکٹوریہ مارکیٹ سکھر

قیمت =/۱۲

فہرست مضامین ثبوت دُعا بعد نمازِ جنازہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

انتساب

بندۂ ناچیز اللہ تعالیٰ کا بیحد شکر ادا کرتے ہوئے اور اس کے محبوبِ اعظم سیّدُ المرسلین خاتم الانبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وصحبہٖ وبارک وسلّم پر بے شمار صلوٰۃ وسلام پڑھتے ہوئے ــــ سرکار ابد قرار غوثِ اعظم دستگیر حضرت سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کی بارگاہ بیکس پناہ میں خراجِ عقیدت پیش کرتے ہوئے اپنے مُربی اعظم غزالیٔ زماں رازیٔ دوراں امام اہلسنت مجدد مائۃ حاضرہ علامہ سید احمد سعید کاظمی قدس سرہٗ متوفی ۲۶ رمضان المبارک ۱۴۰۶ھ کی علمی و روحانی عظمتوں کو سلام کرتے ہوئے ــــ اپنی اس تالیف کو اپنے والد ماجد عاشقِ رسول حضرت مولانا نور محمد خان صاحب علیہ الرحمۃ متوفی ۱۵ رمضان المبارک ۱۳۹۹ھ بروز جمعرات بوقت عصر ــــ اور والدہ ماجدہ دامت برکاتہا کی ذات ہائے گرامی سے بطور ہدیہ منسوب کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہے کہ مرشد کریم اور والدین کی خصوصی توجہ اور دعاؤں سے فقیر اس لائق ہوا ــــ

دار الارشاد
فون: ۱۴۲
اوچ شریف

عفو و کرم کا طالب
محمد سراج احمد سعیدی القادری
غفرلہٗ ولوالدیہ

تقریظ

جانشین امام اہلسُنّت، شیخ طریقت، عمدۃُ الواصلین، حضرت علّامہ سیّد مظہر سعید شاہ صاحب کاظمی مدظلہٗ العالی ــــ صدر تنظیمُ المدارس پاکستان۔

حضرت مولانا سراج احمد صاحب سعیدی زید مجدہٗ کا شمار ــــ والد گرامی حضور قبلہ گاہی علیہ الرحمۃ کے فاضل شاگردوں میں ہوتا ہے مولانا موصوف تقریر و تحریر دونوں میدانوں میں نمایاں حیثیت کے حامل ہیں علمی موضوعات پر کئی رسالے تحریر کر چکے ہیں ــــ جو قارئین سے داد وصُول کر چکے ہیں ــــ زیر نظر رسالہ نماز جنازہ کے بعد دُعاء کے اثبات میں مولانا موصوف کی ایک پسندیدہ علمی کاوش ہے ــــ فقیر کی دُعاء ہے کہ اللہ ربّ العزّت حضرت مولانا کو دینِ متین کی بیش از بیش خدمت کی توفیق عطا فرمائے ــــ اور ان کے علم و عمل میں مزید ترقی عطا فرمائے آمین بجاہ سیّد المرسلین صلّی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہٖ وسلّم ــــ

فقیر سیّد مظہر سعید کاظمی عفی عنہٗ

شاداب کالونی ملتان

مورخہ ۴ شوال المکرم ۱۴۱۰ھ مطابق ۳۰ اپریل ۱۹۹۰ء

تقریظ

استاذ العلماء فخر الصالحین شیخ المحدثین مناظرِ اسلام
حضرت علامہ مولانا محمد منظور احمد صاحب فیضی
شیخ الحدیث جامعہ فیضیہ احمد پور شرقیہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عزیز محترم فاضل جلیل مولانا سراج احمد صاحب زید مجدہٗ ورشدہٗ کے رسالہ دُعا بعد صلوٰۃ الجنازہ کو سرسری نگاہ سے بعض مقامات سے دیکھا۔ جس کو نافع پایا۔ اللہ تعالیٰ بطفیل سیدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم مولانا موصوف کو خطابت و تحریر میں زیادہ برکتوں سے نوازے۔ ع اللہ کرے زورِ قلم اور زیادہ۔

قبل ازیں مولانا موصوف نے یزید پلید کا رد لکھ کر خارجیت کے تابوت میں شگاف ڈال دیئے۔ ربّ تعالیٰ اس رسالہ نافعہ سے مسلمانوں کو مستفیض فرمائے اور عزیز مولانا موصوف کو دارین کی سعادتیں نصیب فرمائے، اطلبوا الخیر الدھر کلہٗ فرمانِ نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مطابق مولیٰ کریم ہر وقت اپنے در سے مانگنے کی توفیق عطا فرمائے۔ الاما خص عنہٗ بدلیل۔

رقمہ
محمد منظور احمد فیضی
مہتمم جامعہ فیضیہ احمد پور شرقیہ ضلع بہاولپور

مورخہ ۲۱ رمضان المبارک ۱۴۱۰ھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وجہ تالیف

امام اہلسُنّت، غزالی زماں رازی دَوراں شیخ المحدثین غبیط المحققین قطب الاقطاب حضرت قبلہ سیّدی و مرشدی علّامہ سیّد احمد سعید الکاظمی قدس سرہٗ متوفی ۱۴۰۶ھ کے زیرِ سایہ جب بندہ نے دار العلوم جامعہ سعیدیہ غوثیہ اکبریہ دربار پیر سیّد محمد اکبر شاہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا اہتمام سنبھالا ہوا تھا ___ تقاریر کے پروگراموں کے سلسلہ میں رحیم یار خاں جانے کا اتفاق ہوا ___ چوک ظاہر پیر کی ایک نواحی بستی میں ایک مولوی صاحب پر مناظرہ کا بھوت سوار تھا ___ چنانچہ وہ بعد از دوپہر چند کتابیں اُٹھا کر اور بستی کے لوگوں کو ساتھ لیکر پروگرام کی جگہ آدھمکا ___ اور ہمارے ایک ساتھی مولوی اللہ بچایا صاحب اسلام آبادی سے مناظرہ شروع کر دیا ___ اور بار بار یہ کہتا کہ اُس ملتانی کو بھی لے آؤ ___ یہ خادم اور چند دوست کمرے میں آرام کر رہے تھے ___ صاحبِ دعوت نے بتایا کہ وہ مولوی صاحب آپکو للکار رہے ہیں ___ لہٰذا آپ چلیں ___ ہمدردِ اہلسُنّت حضرت قبلہ پیر سیّد عبدُ الحمید شاہ صاحب نے بھی فرمایا کہ آپ ضرور جائیں ___ جب ہم وہاں پہنچے تو ___ خدا گواہ ہے کہ مولوی جی کے ہاتھوں کے طوطے اڑ گئے ___ وہی مولوی صاحب اٹھے اور ہمیں چارپائی پر بٹھا دیا ___ وہ بھی ایک جانب بیٹھ گئے ___ اور لوگوں پر سناٹا چھا گیا ___ ہم نے خاموشی کی مُہر توڑتے ہوئے پوچھا کہ مولوی صاحب! حکم فرمائیں ہمیں کیوں بلایا ہے ؟ ___ مولوی صاحب نے فرمایا ___ جی آپ سُنّی لوگ نمازِ جنازہ کے بعد جو دُعا مانگنے کی بدعت کا ارتکاب کر رہے ہیں کیا اس کا حدیث میں بھی کوئی ثبوت ہے ؟ ___ ہم نے کہا کہ آپ جانتے ہیں صحاحِ ستّہ میں سے ابو داؤد اور ابنِ ماجہ کی روایت جسکو صاحبِ مشکوٰۃ نے بھی روایت کیا ہے اِس بارے میں موجود ہے کہ آنحضرت علیہ الصّلوٰۃ والسّلام

نے فرمایا ___ اِذَا صَلَّیتم علی المیّت فَاَخْلِصُوا لَہُ الدُّعَاءَ ___ مولوی جی نے کہاکہ اِسکا ترجمہ کرو! ___ ہم نے کہاکہ عبارت ہم نے پڑھی ہے ترجمہ آپ کریں ___ شاید ہمارا ترجمہ آپکو پسند نہ آئے ___ تو مولوی جی نے ترجمہ کیاکہ ___ جب تم نمازِ جنازہ پڑھ لو پس اُس کے لئے خالص دُعا مانگو ___ اور یہ دُعا جنازہ کے اندر ہی ہے ___ ہم نے کہاکہ صاحب اندر اور باہر کا فیصلہ آپ نے یا ہم نے نہیں کرنا بلکہ اس حدیث کی روشنی میں مسئلہ حل کرنا ہے ___ آپ یہ فرمائیں کہ پس کا کیا معنیٰ ہوتا ہے ___ مولوی صاحب بولے کہ "پس کا معنیٰ پس ہوتا ہے ___ اور کیا ہوتا ہے" ___ ہم نے کہاکہ یہ سرائیکی کا لفظ نہیں ہے اس کا ترجمہ ہونا چاہئیے ___ تو مولوی صاحب نے اُچھل کر کہاکہ ___ "میں نے تو بتا دیا ہے کہ پس کا معنیٰ پس ہوتا ہے آپ نہیں سمجھ سکتے اتنا بھی علم نہیں واہ جناب واہ" ___ مولوی جی کی اِس چرب زبانی پر ہم نے عوام کی طرف رُخ کیاکہ بھائیو! تم بتاؤ کہ پس کے لفظ کو تم سمجھتے ہو؟ ___ لوگوں نے کہاکہ نہیں ___ اِس کا ترجمہ ہونا چاہئیے ہمیں حدیث شریف کا مفہوم سمجھ میں نہیں آرہا۔ ہم نے کہا اپنے مولوی جی سے پس کا ترجمہ کراؤ مسئلہ واضح ہو جائیگا ___ لوگوں نے مولوی جی کا تعاقب کیا اور کہاکہ "ٹکڑے اگوڑتے پی ویندیں اوں تاں اساکوں اھدا ہا دیں جو نماز جنازہ دے بعد دُعا جائز کائنیں، ھن ول مردیں ڈس ول ڈس" ___ مولوی جی کی حالت قابل دید تھی ___ ہنگ کی طرح باچھیں کھل گئیں نہ اُگلتے بنے نہ نگلتے ___ ہم سے پوچھا گیاکہ پس کا معنیٰ کیا ہوتا ہے ___ ہم نے پس کی حقیقت سامنے کردی۔ اور کہاکہ دراصل یہ فارسی کا لفظ ہے جو اُردو میں بھی استعمال ہوتا ہے اور اس کا معنیٰ ہے پیچھے، پھر، بعد، ___ چونکہ اس لفظ کا ترجمہ کرنے سے مولوی جی کے غبارے سے ہوا نکل جانیکا خطرہ تھا اِس لئے وہ اَڑ گئے اور پس کا معنیٰ پس ہی الاپتے رہے ___ مولوی جی یہ برداشت نہ کر سکے اُچھل پڑے ___ اور فوراً کہاکہ جی دُعا بعد نماز جنازہ کی ممانعت قرآن میں موجود ہے ___ ہم نے کہاکہ جی بسم اللہ آیت مُبارک پیش کریں ___ تو مولوی

صاحب نے پڑھا ــ اِسْتَغْفِرْ لَهُمْ اَوْلَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ اَلخ ــ ہم نے کہا مولوی صاحب شانِ نزول بیان کریں ــ تو مولوی جی کے مُنھ سے نِکلا کہ ابی بن عبداللہ کے حق میں نازل ہوئی ہے ــ جب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اُس کی نماز جنازہ کے بعد دُعا مانگنے لگے ــ ہم نے پوچھا کہ کس کی نمازِ جنازہ تھی؟ ــ مولوی صاحب نے حسبِ سابق کہہ دیا کہ ابی بن عبدُاللہ ــ مولوی صاحب کی اِس فحش غلطی پر جن لوگوں کو علم تھا اُنہوں نے زبردست قہقہہ لگایا کہ مولوی صاحب کے اوسان خطا ہو گئے ــ جلدی سے مولوی صاحب نے کہا کہ پھر آپ بتادیں اس کا نام کیا تھا ــ ہم نے لوگوں کیطرف اشارہ کیا تو انہوں نے کہا کہ مولوی جی کا دماغ خشک ہو گیا ہے ــ اُس کا نام عبداللہ[۱] بن ابی تھا ــ ہم نے کہا مولوی صاحب ــ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام جنازہ کے بعد دُعاء مانگتے تھے ــ کہا ہاں جی پہلے مانگتے تھے پھر یہ آیت اُتری تو دُعاء منع ہو گئی ــ ہم نے کہا مولوی صاحب یہ تو بتائیں کہ جس کی نماز جنازہ کے بعد دُعاء منع ہو گئی تھی وہ کون تھا؟ ــ مولوی صاحب نے طنزاً کہا کمال ہے آپ اُس کو نہیں جانتے وہ منافق تھا ــ ہاں جی وہ کون تھا؟ ــ بولے منافق ــ ہم نے کہا مولوی صاحب! ناراض نہ ہوں ذرا زور سے بتادو تاکہ یہ لوگ بھی سُن لیں ــ مولوی صاحب چیخ کر بولے جی منافق ــ ہم نے کہا حضرات آپ نے سُن لیا ہے وہ کون تھا؟ ــ سب نے کہا منافق! ــ ہم نے کہا اب بھی تم نہیں سمجھے مسئلہ واضح ہو گیا کہ جسکا منافق مرے وہ دُعاء نہ مانگیں ــ مگر مؤمن کو دُعاء سے محروم کیوں کرتے ہو؟ ــ ہمارے اِس کہنے پر نعرہ ہائے تکبیر و رسالت کی صدائیں بلند ہونے لگیں ــ مولوی صاحب دامن چھڑاتے ــ اور لوگوں کو ٹکریں مارتے ــ کتابوں کی گٹھڑی اُٹھا کر بھاگ نِکلے ــ جب اُن لوگوں پر حق واضح ہو گیا تو اُنہوں نے ــ اور اس واقعہ کو سُننے والے

---

۱ ف ــ اِس کے بارے میں تفصیل آگے آرہی ہے ــ ۱۲ منہ ــ

ہر صاحب دردِ مسلمان نے پیہم اِصرار کیا کہ مسئلہ کی حقیقت سے اہلِ اسلام کو آگاہی بخشیں ــــ اِس واقعہ کی خبر جب سیّدی مُرشدی واستاذی حضرت قبلہ کاظمی غریب نواز علیہ الرحمۃ کو ملی تو آپ نے مجھے بلایا میرے ماتھے کو چُوما ــ مُبارکباد دی، اور فرمایا میں دُعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو سراج اہلسُنّت بنا دے ــــ فقیر کے حق میں آپ نے جو دُعائیں فرمائی ہیں اُن میں بعض کا مُشاہدہ ــــ آپ کے مجموعہ تقاریر صدائے کاظمی میں کیا جا سکتا ہے ــــ یہ سب آپ کی ہی دعاؤں اور خصوصی نگاہوں کا اثر ہے کہ ہمارے اِس رسالہ کی وجہ سے سُنّی طالبعلموں نے بڑے بڑے سُورماؤں کا ناطقہ بند کیا ہوا ہے ــــــــــ

آخر میں اپنے پیارے بھائی فاضل اجل مناظر اہلسُنّت حضرت علّامہ مولانا مفتی محمد عبدُ المجید صاحب سعیدی رضوی دامت برکاتہم کا شُکریہ ادا کئے بغیر نہیں رہ سکتا کہ انہوں نے بندہ کو اپنے مفید مشوروں سے نوازا ــــ جزاھم اللہ تعالیٰ خیر الجزاء

علمائے ذی قدر کی خدمت میں گذارش ہے کہ اگر کہیں کوئی غلطی پائیں تو اصلاح فرما کر رہبری و راہنمائی کریں بندہ ممنون ہوگا ــــــــ

والسّلام

ابو الارشاد سعیدی القادری غفرلہٗ

جامعہ سعیدیہ عزیز العلوم اوچ شریف،

بہاولپور

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحۡبِہٖ اَجۡمَعِیۡنَ. اَمَّا بَعۡد

بعض لوگ خواہ مخواہ فرقہ واریت کو ہوا دینے کیلئے اہل اسلام کو نمازِ جنازہ کے بعد دُعا مانگنے سے منع کرتے ہیں ـــ اور دُعا مانگنے والوں پر بدعتی ہونے کا فتویٰ لگاتے ہیں ـــ حالانکہ دُعا مانگنے کا جواز اور ثبوت قرآن مجید و احادیثِ رسول اللہ صَلَّی اللہ تعالیٰ عَلَیہِ واٰلہٖ وسَلَّم اور اقوال آئمہ میں موجود ہے ـــ اور منکرین دعا کیلئے ـــ قرآنِ حکیم میں وعیدِ شدید بھی مذکور ہے ـــ احادیثِ مُبارکہ وہ واقعات پیش کر رہی ہیں جن سے سورج کی طرح روشن ہے کہ نمازِ جنازہ کے بعد آقا و مولیٰ نور مجسم صَلَّی اللہ تعالیٰ عَلَیہِ واٰلہٖ وسَلَّم ـــ اور صحابہ کرام نے دُعائیں مانگیں ـــ اور جو دُعائیں مانگی گئیں وہ آپ آگے مطالعہ فرمائیں گے ـــ مناسب ہے کہ پہلے قرآنِ حکیم سے استدلال پیش کر دیا جائے ـــ

قرآن مجید میں دعا بعد نمازِ جنازہ کا ثبوت!

اُجِیۡبُ دَعۡوَۃَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ ▭ البقرہ آیت ۱۸۶ ▭

قبول کرتا ہوں دُعا مانگنے والے کی دُعا کو جب مجھ سے دُعا مانگے۔ (ترجمہ محمود الحسن دیوبندی۔)

وجہ استدلال: ـــ یہ آیت کریمہ اپنے اِس مفہوم میں واضح ہے کہ رات دِن کے تمام اوقات میں۔ ▭ اِلَّا مَا قَامَ عَلَیۡہِ دَلِیۡلُ الۡمَانِعِ ▭ اللہ تعالیٰ سے جس وقت اور جب دُعا مانگی جائے وہ اُسے اپنے فضل و کرم سے اپنی حکمت کے مُطابق ضرور قبول فرماتا ہے اور ظاہر ہے کہ نمازِ جنازہ کے بعد کا وقت بھی اُس میں شامل ہے اور یہ بھی ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ جائز ہی کو قبول فرماتا ہے ـــ پس اِس آیت سے دُعا بعد نمازِ جنازہ کے جواز کا ثبوت روزِ روشن کی طرح واضح ہو گیا جبکہ

اُس کے ناجائز ہونے کا کوئی ثبوت بھی نہیں ـــــــ

آیت دوم: ـــ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے کہ ـــــــ

وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِیٓ اَسْتَجِبْ	اور کہا پروردگار تمھارے نے دُعا کرو مجھ سے
لَكُمْ ؕ اِنَّ الَّذِیْنَ یَسْتَكْبِرُوْنَ	قبول کروں گا واسطے تمھارے تحقیق وہ لوگ کہ تکبر
عَنْ عِبَادَتِیْ سَیَدْخُلُوْنَ	کرتے ہیں عبادت میری (مجھ سے دُعا مانگنے)
جَهَنَّمَ دٰخِرِیْنَ ۝	سے شتاب داخل ہونگے دوزخ میں ذلیل ہو کر

ـــ المؤمن آیت ٦٠ ـــ ترجمہ شاہ رفیع الدین دہلوی ـــ

اِس آیت میں عبادت دُعاء کے معنیٰ میں ہے جس کے کچھ دلائل یہ ہیں ـــــــ

اوّل: اِس آیت کے شروع میں دعا مانگنے کا حکم دیا گیا اور اسکے آخر میں عبادت سے اکڑنے والوں کی سزا بیان فرمائی گئی ـــ ظاہر ہے جو قانون بیان کیا گیا ہے سزا بھی اُسی قانون کی خلاف ورزی کی بیان کی گئی ہے ـــ پس اِس آیت کا سیاق وسباق اِس بات پر قرینہ ہوا کہ یہاں جس چیز کو عبادت کہا گیا وہ دُعا ہی ہے ـــــــ

دوم: ـــ حدیث شریف میں ہے کہ رسُول اللہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا دُعاء عبادت ہے پھر اس کے ثبوت میں آپ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم نے یہی آیت کریمہ تلاوت فرمائی ـــ ملاحظہ ہو، مسند احمد ـــ ترمذی جلد ٢ صـ ٥٧٥ ـــ ابوداؤد ـــ ابن ماجہ صـ ٢٨٠ ـــ نسائی ـــ مشکوٰۃ صـ ١٩٤ ـــــــ

سوم: ـــ فریق مخالف کے مستند عالم مولوی شبیر احمد عثمانی دیوبندی نے اِس آیت کے تحت لکھا ہے ـــ "بندگی کی شرط ہے دُعا مانگنا، نہ مانگنا غرور ہے" ـــ ملاحظہ ہو تفسیر عثمانی صـ ٦١٤ مطبوعہ لاہور ـــــــ

چہارم: ـــ اسی طرح تفسیر جلالین شریف کا حاشیہ صـ ٣٩٥ حاشیہ نمبر ٧ مطبوعہ اصح المطابع کراچی ـــ میں بھی موجود ہے ـــــــ

آیت کا معنیٰ ہمارے پیش کردہ اِن دلائل کی روشنی میں اِس آیت کریمہ کا معنیٰ یہ ہوا کہ ــــ اے لوگو! تمھارے رب نے فرمایا ہے کہ تم مجھ سے دعا مانگو۔ میں اُسے تمھارے حق میں قبول کروں گا۔ بلاشبہ جو مجھ سے دُعا مانگنے سے اکڑتے ہیں۔ وہ عنقریب ذلیل ہو کر جہنم میں داخل ہوں گے ــــ

وجہ استدلال یہ آیت بھی دُعا بعد نماز جنازہ کے جائز ہونے کی روشن دلیل ہے۔ کیونکہ اِسمیں اللہ تعالیٰ نے بغیر کسی وقت کی پابندی لگائے ہر وقت دعا مانگنے کا حکم دیا ہے جس کا فائدہ یہ ہوا کہ جب تک کسی خاص وقت میں دُعا مانگنے کی ممانعت کسی واضح دلیل سے ثابت نہ ہو جائے اللہ تعالیٰ سے دن رات کے تمام اوقات میں دُعا مانگنا جائز ہے ــــ حضور پُرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم سے بھی اس آیت کریمہ کا یہی مفہوم منقول ہے چنانچہ آپ نے ارشاد فرمایا لَاتَعْجَزُوْا عَنِ الدُّعَاءِ فَاِنَّ اللّٰهَ اَنْزَلَ عَلَیَّ اُدْعُوْنِیْ اَسْتَجِبْ لَکُمْ ــــ یعنی اللہ تعالیٰ سے دُعا مانگنے سے نہ تھکو (اس سے ہر وقت دُعا مانگا کرو) کیونکہ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر یہ وحی نازل کی ہے کہ اُدْعُوْنِیْ اَسْتَجِبْ لَکُمْ یعنی میرے بندو مجھ سے دُعا مانگو میں اُسے قبول کروں گا ــــ بلاحظہ ہو، ابن عساکر ــــ تفسیر مظہری عربی جلد نمبر ۸ صفحہ ۱۸۶ مطبوعہ دہلی ــــ عَنْ عَلِیٍّ کَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهُ الْکَرِیْمُ ــــ

پھر جب دُعا بعد جنازہ کے ممنوع ہونے پر علیحدہ کوئی معتبر اور واضح شرعی دلیل قائم نہیں تو وہ اِس آیت کے عموم میں شامل ہو کر جائز اور دُرست قرار پائی ــــ وَهُوَ الْمَقْصُوْدُ

دُعا کے منکر اِس آیت کے آخر میں اللہ تعالیٰ نے ہر وقت دُعا جائز نہ سمجھنے والوں کو جہنم کی ذلّت آمیز سزا سُنائی ہے جو اِس امر کی طرف واضح اشارہ ہے۔ کہ مانعین یا تو دُعا بعد نماز جنازہ کو اِس آیت کے عموم میں شامل مان کر جائز تسلیم کریں، یا پھر جہنم میں جانے کے لئے ہاتھ میں لوٹا، بوریا بستر ــــ بغل میں دبالیں ــــ میری دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ منکرین دُعا بعد نماز جنازہ کو ہدایت عطا فرمائے ــــ آمین ــــ

آیت سوم: وَالَّذِیْنَ جَآءُوْ مِنْ بَعْدِهِمْ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اغْفِرْلَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِیْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِیْمَانِ ۔ سُورۃ الحشر آیت ۱۰ ۔

اور وہ لوگ (بھی قابلِ تعریف ہیں) جو ان کے بعد آویں گے (جو دُعا میں) کہتے ہوں گے اے ہمارے پروردگار ہم کو اور ہمارے اُن بھائیوں کو بخشدے جو ہم سے پہلے ایماندار گزرے ہیں ۔ ترجمہ از ثناء اللہ غیر مقلد ۔

اِس آیتِ کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے ان صاف دل زندہ اہلِ ایمان کی تعریف کی ہے جو اپنے فوت شدہ مسلمان بھائیوں کیلئے دُعا مانگتے ہیں ۔ اللہ تعالیٰ کا اِنکے اِس عمل پر اِن کی تعریف کرنا اِس بات کی واضح دلیل ہے کہ زندہ مُسلمان کی دُعا سے فوت شُدہ مُسلمان کو فائدہ حاصل ہوتا ہے ۔ چنانچہ امام جلال الدّین سیوطی رحمۃ اللہ تعالےٰ علیہ اپنی کتاب شرح الصدور فی حال الموتیٰ والقبور میں فرماتے ہیں ۔

وَقَدْ نَقَلَ غَیْرُ وَاحِدٍ اَلْاِجْمَاعَ عَلٰی اَنَّ الدُّعَآءَ یَنْفَعُ الْمَیِّتَ وَدَلِیْلُهٗ مِنَ الْقُرْاٰنِ وَالَّذِیْنَ جَآءُوْ مِنْ بَعْدِهِمْ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اغْفِرْلَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِیْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِیْمَانِ ۔ (شرح الصدور عربی ص ۱۲۷ طبع منگورہ)

یعنی بہت سے علماء نے اِس بات پر اجماع نقل کیا ہے کہ زندہ مُسلمانوں کی دُعا سے فوت شدہ مُسلمان کو نفع پہنچتا ہے جس کی قرآنی دلیل یہ آیتِ کریمہ بھی ہے ۔ وَالَّذِیْنَ جَآءُوْ مِنْ بَعْدِهِمْ یَقُوْلُوْنَ ۔ ۱۲

اللہ تعالیٰ نے اِس آیت میں "مِنْ بَعْدِهِمْ" فرماکر وقت کی کوئی قید نہیں فرمائی کہ زندہ مُسلمان فوت شدہ مسلمان کیلئے اس کی وفات سے کتنا دیر بعد دُعا مانگنے پر قابلِ تعریف ہیں ۔ اسکی وفات کے فوراً بعد نمازِ جنازہ سے پہلے دُعا مانگنے پر یا نمازِ جنازہ کے بعد قبل دفن یا بعد دفن دعا مانگنے پر ۔ جب یہ ممانعت نہیں ہے تو یہ آیتِ کریمہ اِس اَمر کی روشن دلیل ہوئی کہ زندہ مسلمان کسی مُسلمان کی وفات کے بعد اس کے حق میں اس کی نمازِ جنازہ سے پہلے یا نمازِ جنازہ کے بعد جس

وقت اور جب دعاء مانگیں جائز اور درست ہے ___ اِلَّا مَا قَامَ عَلَیْہِ الدَّلِیْلُ الْمَانِعُ اِذَا مَا قَامَ عَلٰی مَنْعِہٖ اَیْ دَلِیْلٍ وَّاضِحٍ ___

آیت چہارم: وَیَسْتَجِیْبُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَ یَزِیْدُ ھُمْ مِّنْ فَضْلِہٖ — اور دعاء قبول کرتا ہے (اللہ تعالیٰ) ان لوگوں کی جو ایمان لائے اور انہوں نے نیک عمل کئے اور ان کو زیادہ (نعمت) دیتا ہے اپنے فضل سے ۔

الشوریٰ آیت ۲۶ پارہ ۲۵ ۔ البیان از احمد سعید کاظمی علیہ الرحمۃ

اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے واضح طور پر فرمایا ہے کہ وہ ایمان والوں کی دعاء کو قبول فرماتا ہے ___ اور اس کی کوئی قید نہیں لگائی کہ دعاء مانگنے والوں کی کونسی دعاء قبول فرماتا ہے ___ اور کونسی رد کر دیتا ہے ___ یہ آیت اس امر کی واضح دلیل ہے کہ مؤمن کی ہر دعاء ہر وقت شرف قبولیت حاصل کرتی ہے ___ اور یہ بھی ظاہر ہے کہ اس میں نمازِ جنازہ کے بعد والی دعاء بھی شامل ہے ___ لہٰذا یہ آیت بھی نمازِ جنازہ کے بعد والی دعاء کے جواز کا روشن ثبوت قرار پائی وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ ___

آیت پنجم: ___ فَاِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ ۝ (سورۃ الانشراح آیت ۷) — (اے محبوب) جب تم نماز سے فارغ ہو تو دعاء میں محنت کرو ___ کنز الایمان ،

آیت کا معنیٰ: اس آیت کا معنیٰ کرتے ہوئے صحابی رسول حضرت ابن عباس نے فرمایا فَاِذَا فَرَغْتَ مِنَ الصَّلٰوۃِ الْمَکْتُوْبَۃِ اَوْ مُطْلَقِ الصَّلٰوۃِ فَانْصَبْ اِلٰی رَبِّکَ فِی الدُّعَاءِ — یعنی اے حبیب جب تم فرض نماز یا کسی اور نماز سے فارغ ہو جاؤ تو اس کے بعد اپنے رب سے دعاء مانگو ___ امام قتادہ ___ ضحاک ___ مقاتل وغیرہم ___ دیگر مفسرین سے بھی اس آیت کے یہی معنیٰ منقول ہیں ملاحظہ ہو تفسیر مظہری جلد ۱ صفحہ ۲۹۴ طبع دہلی از علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی ___ ممدوح فریق مخالف ___

وجہ استدلال اِس آیت کریمہ اور صحابی رسُول حضرت ابن عبّاس و دیگر مفسرین سے منقول ـــــ اِس آیت کی تفسیر سے ثابت ہوا کہ دُعا مانگنا ہر نماز کے بعد جائز ہے ـــــ خواہ وہ فرض ہو ـــــ واجب ہو ـــــ یا نفل ہو ـــــ کفایہ ہو ـــــ یا فرض عین ـــــ جس پر مظہر کے منقولہ بالا الفاظ شاہد عدل ہیں ـــــ مِنَ الصَّلٰوۃِ الْمَکْتُوْبَۃِ اَوْ مُطْلَقِ الصَّلٰوۃِ ـــــ یعنی فرض نماز یا کسی بھی نماز سے فارغ ہوں تو اپنے رَبّ سے دُعا مانگیں ـــــ اَلصَّلٰوۃُ الْمَکْتُوْبَۃِ اور اَوْ مُطْلَقِ الصَّلٰوۃِ کے لفظ اس امر کی روشن دلیل ہیں کہ دُعا مانگنے کا یہ حکم نمازِ جنازہ کے لئے بھی شامل ہے لہٰذا یہ آیت کریمہ نماز جنازہ کے بعد دُعا کے جواز کا واضح ثبوت ہے ـــــ اور جو بھی نمازِ جنازہ کو اس حکم عام سے خارج سمجھتا ہے تو اس کے خروج پر اُس کی علیحدہ دلیل پیش کرنا اُسی کی ذمہ داری ہے ـــــ کیونکہ عام میں تخصیص کیلئے علیحدہ دلیل ضروری ہے ـــــ جیسا کہ علم اصُول کے واقف پر مخفی نہیں ـــــ

دُعا نہ مانگنے والوں پر خدا کی شدید ناراضگی

قارئین کرام! ـــــ آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ جلّ شانہٗ نے اپنے بندوں کو بار بار دُعا مانگنے کا حکم دیا ہے ـــــ تعجب ہے کہ منکرین دُعا ایک طرف تو چیختے چلاتے ہیں کہ خدا کے سوا کسی سے کچھ نہ مانگو ـــــ یہ اور بات ہے کہ خود ہاتھ پھیلائے غیروں سے چندہ مانگتے پھریں ـــــ اور دوسری طرف اللہ تعالیٰ سے دُعا نہیں مانگنے دیتے ـــــ دراصل بات یہ ہے کہ ان بیچاروں کی دُعا مستجاب و مقبول تو کیا ـــــ کسی کے حق میں بھی مفید نہیں اور ممکن ہے وہ سمجھتے ہوں کہ ہم منکرین شانِ رسالت اپنی اِس میّت کے حق میں دُعا اگر مانگ بھی لیں تو بخشش بسبب گستاخانہ عقائد کے اس کی ہوگی نہیں خواہ مخواہ وقت ضائع کرنیکا کیا فائدہ ـــــ ؟ ـــــ

اب وہ آیات ملاحظہ فرمائیں جن میں دُعا نہ مانگنے والوں پر اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا ذکر ہے۔

آیت اوّل: قَالَ اخْسَئُوا فِيهَا وَلَا تُكَلِّمُونِ ۝ إِنَّهُ كَانَ فَرِيقٌ مِّنْ عِبَادِي يَقُولُونَ رَبَّنَا آمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَأَنتَ خَيْرُ الرَّاحِمِينَ ۝ فَاتَّخَذْتُمُوهُمْ سِخْرِيًّا حَتَّىٰ أَنسَوْكُمْ ذِكْرِي وَكُنتُم مِّنْهُمْ تَضْحَكُونَ ۝ ــــ

ــ سورۃ المومنون آیت ۱۰۸ تا ۱۱۰ ــ

(قیامت کے دن) اللہ تعالیٰ فرمائیگا راندے ہوئے جہنم میں پڑے رہو اور مجھ سے بات نہ کرو بیشک میرے بندوں میں سے ایک جماعت دُعا مانگتی تھی کہ اے رب ہم ایمان لائے تو ہمیں بخشدے اور ہم پر رحم کر اور تو سب سے بہتر رحم کرنیوالا ہے تو تم نے ان (دُعا مانگنے والوں) کا مذاق اڑایا یہاں تک کہ (اس مذاق اڑانے کے مشغلہ نے) تمھیں میری یاد بھی بھلادی ــ اور تم (ازراہِ تمسخر) اُن سے ہنستے تھے ــــ

اِس آیت سے کئی مسائل ثابت ہوئے ــــ

۱:۔ دُعا نہ مانگنے والے دوزخ میں راندے پڑے رہیں گے ــــ

۲:۔ دُعا سے منع کرنا ــ دُعا نہ مانگنا ــ دُعا مانگنے والوں سے لڑنا ــ یا ان کا مذاق اڑانا دوزخیوں کا کام ہے ــــ

۳:۔ دُعا مانگنے والوں سے مذاق کرنیوالوں کی ایک سزا یہ بھی ہے کہ انہیں اللہ تعالیٰ کی یاد نصیب نہیں ہوتی ــ ۱۲ العیاذ باللہ تعالیٰ ــــ

آیت دوم: قُلْ مَا يَعْبَؤُا بِكُمْ رَبِّي لَوْلَا دُعَاؤُكُمْ ۚ فَقَدْ كَذَّبْتُمْ فَسَوْفَ يَكُونُ لِزَامًا ۝

ــ سورۃ الفرقان آیت ۷۷ ــ

تم فرمادو میرے رب کو تمھاری کوئی پرواہ نہیں، اگر تم اس سے دُعا نہ کرو ــ پھر تحقیق تم نے جھٹلایا تو اب (اس جھٹلانے کا) عذاب (ہمیشہ کیلئے تم پر) لازم رہے گا ــــ

اِس آیت سے درج ذیل باتیں معلوم ہوئیں ــــ

۱:۔ عناداً دُعا نہ مانگنے والوں کی طرف اللہ تعالیٰ رحمت کی توجہ نہیں فرماتا ــ

۲:۔ دُعا کو جھٹلانا یا اعتراض کرنا یا عناداً دُعا نہ مانگنا موجبِ عذاب ہے

آیت سوم: اِنَّ الَّذِیۡنَ یَسۡتَکۡبِرُوۡنَ عَنۡ عِبَادَتِیۡ سَیَدۡخُلُوۡنَ جَہَنَّمَ دَاخِرِیۡنَ — بیشک جو لوگ مجھ سے دُعا مانگنے سے تکبر کرتے ہیں جلدی ذلیل ہو کر جہنم میں جائیں گے

سُورۃ المومن آیت ٦٠

وضاحت:۔ اِس آیت کریمہ کی بحث گذشتہ اوراق میں گزر چکی ہے لہٰذا اُسے وہاں مُلاحظہ فرمائیں

دُعا کا معنیٰ!

دعا ـــ دعاہ ـــ دعاءً ودعویً ـــ نَادَاہُ ـــ رَغِبَ ـــ اِلَیۡہِ اِسۡتَعَانَہٗ

المنجد عربی ص۲۰۰:۔ پکارنا ـــ رغبت کرنا ـــ مدد چاہنا ـــ المنجد اردو ص۳۲۵

اِسی طرح مولوی عبدُالحفیظ **دیوبندی** نے بھی دُعا کا معنیٰ پکارنا ـــ رغبت کرنا اور مدد طلب کرنا لکھا ہے دیکھئے مصباحُ اللغات ص۲۴۱ طبع کراچی ـــ نیز لغات القرآن ص۱۴۷

ہماری دُعا میں یہ تینوں معنیٰ بدرجہ اتم پائے جاتے ہیں ـــ ہم دُعا میں رب کو پکارتے ہیں ـــ اُس کی طرف رغبت کرتے ہیں ـــ اور اسی سے مدد چاہتے ہیں ـــ یہاں مذکورہ معانی اِس بات کو بھی مستلزم نہیں کہ اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی طاقت سے بھی کوئی کسی کا مددگار نہ ہو ـــ یا خدا کے کسی مقبول سے مدد نہ مانگی جائے ـــ **بلکہ** اِس مدد کا وہی مقصد ہے جو مولوی شبیر احمد عثمانی **دیوبندی** نے لکھا ہے

> "اللہ کی ذات پاک کے سوا کسی سے حقیقت میں مدد مانگنی بالکل ناجائز ہے ـــ ہاں اگر کسی مقبول بندہ کو محض واسطہ رحمتِ الٰہی اور غیر مستقل سمجھ کر استعانت ظاہری اس سے کرے تو یہ جائز ہے کہ یہ استعانت درحقیقت حق تعالیٰ ہی سے استعانت ہے" ـــ

حوالہ: تفسیر عثمانی سُورۃ فاتحہ ص۲ حاشیہ نمبر ۵ مطبوعہ رشیدیہ لاہور

احادیث سے دُعا بعد نمازِ جنازہ کا ثبوت!

منکرینِ دُعا بعد نمازِ جنازہ گستاخانِ رسول اگر قرآنِ حکیم سے اِستدلال پر ایمان و عقائد نہیں رکھتے تو احادیث ہی کو پیشِ نظر رکھیں ____ ممکن ہے کہ قرآنی اِستدلال پر بھی ایمان نصیب ہو ____ آمین ____

احناف کے مقتدر امام محقق علی الاطلاق شارح ہدایہ علامہ امام ابنِ ہمّام رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ (متوفی ۸۶۱ھ) نے کہا کہ عمر بن قتادہ اور عبدُاللہ بن ابوبکر نے فرمایا کہ

دلیل اوّل:- لَمَّا الْتَقَی النَّاسُ بِمُوْتَةَ جَلَسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَی الْمِنْبَرِ وَكَشَفَ لَهٗ مَا بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الشَّامِ فَهُوَ يَنْظُرُ اِلٰی مَعْرَكَتِهِمْ فَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَخَذَ الرَّايَةَ زَيْدُ بْنِ حَارِثَةَ فَمَضٰی حَتّٰی اسْتُشْهِدَ وَصَلّٰی عَلَيْهِ وَدَعَا لَهٗ وَقَالَ اِسْتَغْفِرُوْا لَهٗ دَخَلَ الْجَنَّةَ وَهُوَ يَسْعٰی ثُمَّ اَخَذَ الرَّايَةَ جَعْفَرُ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ فَمَضٰی حَتّٰی اسْتُشْهِدَ فَصَلّٰی عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدَعَا لَهٗ وَقَالَ اِسْتَغْفِرُوْا لَهٗ دَخَلَ

یعنی جب مُسلمان مقام موتہ میں کفّار سے جنگ لڑ رہے تھے تو رسُول اللہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم منبر پر جلوہ افروز ہوئے ____ ملک شام اور آپ کے مابین حجابات ختم ہو گئے آپ میدانِ جنگ کو اپنی چشمانِ ظاہرہ سے دیکھنے لگے ____ آپ نے فرمایا اب جھنڈا زید بن حارثہ کے ہاتھ میں ہے ____ اور وہ جنگ لڑتے لڑتے شہید ہو گئے ہیں ____ آپ نے اُنکی نمازِ جنازہ پڑھی اور اُن کیلئے دُعا مانگی ____ اور صحابہ کرام کو اُن کیلئے دُعائے بخشش مانگنے کا حکم دیا آپ نے فرمایا وہ بہشت میں داخل ہو گیا ہے اور وہ اس کے باغوں میں ٹہلتا ہے ____ پھر جعفر بن ابوطالب نے جھنڈا اٹھایا ____ اور وہ بھی لڑتے لڑتے شہید ہو گیا ____ تو آپ نے اُس پر نمازِ جنازہ پڑھی

الْجَنَّتَ وَهُوَ يَطِيْرُ فِيْهِمَا بِجَنَاحَيْنِ حَيْثُ شَاءَ

فتح القدیر شریف
شرح ہدایہ جلد ۲ صفحہ نمبر ۸۱

پڑھی اور اس کیلئے بھی دعا مانگی اور صحابہ کو بھی اس کے لئے دعائے بخشش مانگنے کا حکم فرمایا۔ حضرت جعفر بہشت میں داخل ہو گئے ۔۔۔ اور وہ اپنے بازوؤں کی طاقت سے جہاں چاہتے ہیں اُڑ کر چلے جاتے ہیں ۔۔۔۔۔

اِس حدیثِ پاک سے واضح طور پر معلوم ہوا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نمازِ جنازہ کے بعد خود بھی دعا مانگی اور صحابہ کرام کو بھی اُس کا حکم دیا ۔۔۔ اب بھی اگر گستاخان رسول ضد اور ہٹ دھرمی نہ چھوڑیں تو اہلسنّت احناف کا اِسمیں کیا قصور ہے ؟!
تفکروا وتدبروا یا اولی الباب ۔۔۔۔۔

دلیل دوم: عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ صَلَّى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ عَلٰى جَنَازَةٍ فَحَفِظْتُ مِنْ دُعَائِهٖ وَهُوَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهٗ وَارْحَمْهُ وَعَافِهٖ وَاعْفُ عَنْهُ وَ اَكْرِمْ نُزُلَهٗ وَوَسِّعْ مُدْخَلَهٗ وَاغْسِلْهُ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّهٖ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْاَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ وَاَبْدِلْهُ دَارًا خَيْرًا مِّنْ دَارِهٖ وَاَهْلًا خَيْرًا مِّنْ اَهْلِهٖ وَزَوْجًا خَيْرًا مِّنْ زَوْجِهٖ وَاَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ

حضرت عوف بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے نمازِ جنازہ پڑھی (اُس کے بعد) جو دعا مانگی وہ میں نے یاد کرلی اور وہ دعا یہ ہے ۔۔۔۔ (اللّٰهُمَّ اغْفِرْ الخ) اے اللہ اس کو بخش دے اس پر رحم کر ۔۔۔ اِس کو عافیت میں رکھ اِس کو معاف کردے ۔۔۔ اِس کی مہمانی فرما ۔۔۔ اور اِس کی قبر کو کُشادہ کردے ۔۔۔ اس کو پانی برف اور اولے سے دھودے ۔۔۔ اور صاف کر اِس کو گناہوں سے ۔۔۔ جس طرح صاف کرتا ہے تو کپڑے کو میل سے ۔۔۔ اور اِس کو اِسکے گھر سے بہتر گھر عطا فرما ۔۔۔ اور اِس کی بیوی سے

وَاَعِذْهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ عَذَابِ النَّارِ وَفِيْ رِوَايَةٍ وَقِهِ فِتْنَةَ الْقَبْرِ وَعَذَابَ النَّارِ۔ حَتّٰى قَالَ تَمَنَّيْتُ اَنْ اَكُوْنَ ذٰلِكَ الْمَيِّتِ ٥

(مسلم شریف جلد ۱ ص ۳۱۱، ابن ماجہ ص ۱۰۹، مشکوٰۃ ص ۱۴۵)

بہتر بیوی عنایت کر۔ اور اسے بہشت میں داخل کر اور اس کو عذابِ قبر اور عذابِ دوزخ سے بچالے۔ حضرت عوف کہتے ہیں کہ جب میں نے یہ دُعا حضور پُرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زبانِ مبارک سے سُنی تو بے اختیار میں نے یہ آرزو کی کاش آج یہ میری نعش ہوتی۔

فَحَفِظْتُ سے استدلال

اس حدیث میں "فَحَفِظْتُ مِنْ دُعَائِهٖ" کے الفاظ اس بات کی واضح دلیل ہیں کہ یہ دُعا نمازِ جنازہ کے بعد تھی۔ کیونکہ فا، تَعْقِیْبِیَّہ ہے اور قرینہ یہ ہے کہ صحابی رسُول نے وہ دُعا یاد کرلی۔ اگر اس دُعا کو بعد نمازِ جنازہ نہ مانا جائے تو نمازِ جنازہ میں دُعاؤں کا بالجہر پڑھنا لازم آئیگا۔ جو طریقہ حضور کریم علیہ الصّلوٰۃ والسّلام اور اجماع کے سَراسَر خلاف ہے۔ منکرین دُعا بعد نمازِ جنازہ کے مستند و معتمد امام۔ مولوی ابوالحسن السندی نے فحفظت کی شرح کرتے ہوئے لکھا ہے کہ۔ المعروف عند العلماء فی الدعاء هو الاسرار۔ (حاشیہ السندی علی المسلم جلد اوّل ص ۳۱۱)

یعنی تمام علماء کے نزدیک یہی مشہور ہے کہ نمازِ جنازہ میں دُعا خاموشی سے پڑھی جاتی ہے

علّامہ امام نووی متوفی ۶۷۶ھ اس حدیث کی شرح کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ۔

"ای علمنیه بعد الصلوٰة" (مسلم شریف مع شرح امام نووی جلد ۱ ص ۳۱۱) یعنی حضور علیہ الصّلوٰۃ والسّلام نے مجھے یہ دُعا نمازِ جنازہ کے بعد سکھائی۔ اس سے یہ ثابت ہوا کہ۔ فَحَفِظْتُ کی فا بعدیت زمانی کے معنیٰ میں ہے۔ یعنی نمازِ جنازہ کے فوراً بعد دُعا فرمائی جو میں نے یاد کرلی۔ اور اس کی وضاحت امام نووی نے بعد الصلوٰۃ سے پیش کردی ہے جس کے بعد تمام احتمالات ختم ہوجاتے ہیں اور دُعا بعد صلوٰۃ جنازہ کا استحباب ثابت ہوتا ہے۔

دلیل سوم :۔ نعیم صدیقی صاحب کا مضمون "رسُول اللہ ایک نظر میں" نقوش رسول نمبر جلد ۲ میں شائع ہوا ہے۔ موصوف زاد المعاد جلد ا ص۱۴۵ کے حوالے سے لکھتے ہیں کہ رسُول اللہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم مسلمانوں کے جنازے خود پڑھاتے اور مغفرت کے لئے دُعار کرتے ۔۔۔ ۔۔۔ ۱۲ نقوش رسُول نمبر جلد دوم ص۲۸ ۔۔۔

دلیل چہارم :۔ صحابی رسُول جناب حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلَّیْتُمْ عَلَی الْمَیِّتِ فَاَخْلِصُوْا لَہُ الدُّعَاءَ	رسُول اللہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے حکم فرمایا جب تم میت پر نمازِ جنازہ پڑھ لو تو پھر اُس کے لئے خالص دُعار مانگو ۔۔۔
(ابوداؤد جلد ۲ ص۴۵۶، ابن ماجہ ص۱۰۹، مشکوٰۃ شریف ص۱۴۶)	

کیونکہ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِحَیِّنَا وَمَیِّتِنَا (آلخ) میں سب کے لئے دُعاء ہے خاص میّت کے لئے نہیں ۔۔۔ لہٰذا حکم شرع پر عمل کرتے ہوئے نمازِ جنازہ پڑھ لینے کے بعد میّت کیلئے خصوصی دُعار مانگی جائے ۔۔۔ ⊏ مرقاۃ الصعود علی حاشیہ ابی داؤد جلد ۲ ص۴۵۶ ⊐

فا اور فی کا ترجمہ

(فاخلصوا) میں فا کا معنیٰ پیچھے۔ پس۔ اور پھر کا ہے نحوی قانون ہے اَلْفَاءُ لِلتَّعْقِیْبِ مَعَ الْوَصْلِ منکرین دُعار عوام کو دھوکہ دینے کیلئے فا کو فی کے معنیٰ میں تبدیل کر کے بیچ اور میں کا معنیٰ کرتے ہیں ۔۔۔ یہ شریعت ۔۔۔ نحوی قانون ۔۔۔ اور ملتِ اسلامیہ کے ساتھ عیاری مکاری اور سراسر دھوکا ۔۔۔ فراڈ ۔۔۔ اور دغا بازی ہے ۔۔۔ فا کا معنیٰ قرآن، احادیث، کتب فقہ اور عربی لغت میں کہیں بھی "بیچ اور میں" مذکور نہیں ۔۔۔ البتہ فی کا معنیٰ بیچ اور میں کا ہوتا ہے ۔۔۔ اگر بالفرض فا کا معنیٰ بیچ اور میں ہوتا ہے ۔۔۔ تو قرآن پاک کی اِن آیات کا کیا معنیٰ ہوگا ۔۔۔ فَاسْئَلُوْا اَھْلَ الذِّکْرِ ۔۔۔ فَاقْرَءُوْا مَا تَیَسَّرَ مِنَ الْقُرْاٰنِ ۔۔۔ فَاذْکُرُوا اللّٰہَ عَلٰی مَا ھَدٰکُمْ ۔۔۔ فَاِذَا قُضِیَتِ الصَّلٰوۃُ فَانْتَشِرُوْا فِی الْاَرْضِ اور ۔ اِذَا طَعِمْتُمْ فَانْتَشِرُوْا ۔۔۔

فاستعذ باللہ کا جواب

اگر کوئی نامعقول اِذَا قَرَأْتَ الْقُرْاٰنَ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰہِ پیش کرے تو ہم کہیں گے کہ کسی کو بھی یہاں فا کے فَاءُ التَّعْقِيْبِ مَعَ الْوَصْلِ ہونے میں شبہ کی کچھ گنجائش نہیں — اور نہ جرأت و مجال ہے — کیونکہ استعاذہ پہلے اور قرأت بعد میں ہی ہوتی ہے — توجسطرح سوال کا رُخ ہماری طرف پلٹا تھا بعینہٖ اسی طرح سوال کا رُخ مخالف کی طرف راجع ہوگیا — یہاں یہ بات بھی واضح کردوں کہ استعاذہ اور قرأت ایک شے نہیں بلکہ دو علیحدہ چیزیں ہیں — باقی رہا آیت کریمہ کا معنیٰ تو مفسرین کے در پر جاکر یہ مشکل بھی حل کرالیں وہ فرماتے ہیں!

اِذَا اَرَدْتَّ قِرَاءَةَ الْقُرْاٰنِ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰہِ اٰلخ — جلالین صـ۲۲۶ و حاشیہ جلالین صـ۲۲۶ کشاف جلد ۲ صـ۶۳۳ — روح البیان جلد ۵ صـ۷۹ — مظہری عربی جلد ۵ صـ۳۷۰ — تفسیر صاوی جلد ۲ صـ۳۰۴ مطبوعہ مصر — تفسیر ابن عباس صـ۱۷۴ — تفسیر ماجدی دیوبندی جلد ا صـ۵۷ — تفسیر عثمانی صـ۳۶۰ —

یعنی جب قرآن پڑھنے کا ارادہ کرو تو اعوذ باللہ پڑھو — جب استعاذہ اور قراۃ — دو علیحدہ چیزیں ہیں اور معنیٰ مذکور کے ماننے کے سوا بھی کوئی چارہ کار نہیں — تو بات واضح تر ہوگئی کہ نہ تو اس آیت سے مخالف کا مدعا ثابت ہوا — اور نہ ہی حدیث سے دُعا بعد نمازِ جنازہ کے عدمِ جواز پر استدلال درست ہے —

لطیفہ برائے دلیل

بعض پڑھے لکھے جاہل بکتے ہیں کہ اگر نمازِ جنازہ کے بعد دُعا مانگ لیں تو حضور علیہ الصّلوٰۃ والسّلام ناراض ہوجاتے ہیں — اَلْعِیَاذُ بِاللّٰہِ — حالانکہ نمازِ جنازہ کے بعد دُعا کا حکم تو خود آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دیا ہے — اور پھر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ناراض کیوں ہوجاتے ہیں !؟ — اور کیا مسجد نبوی سے دُور والوں کی دُعا کی خبر آپکو لگ جاتی ہے !؟ — اور یہ بھی کہ بس وہی دُعا ہے جو نمازِ جنازہ میں ہے — اور کوئی دُعا نہیں ہے — ایسے منکرِ دُعا مولوی جی کو کسی نے دعوت دی گرمی کا موسم تھا دوپہر کے وقت

مولوی صاحب تشریف لائے ۔ سخت پیاس کیوجہ سے لب خشک تھے ۔ میزبان نے بجائے پانی کے روٹی پیش کردی ۔ مرغی کا سالن تیز مرچ ۔ مصالحہ زیادہ ۔ کھائیے جناب ! ۔ مولوی جی نے کہا پہلے پانی ۔ کہا پانی آجاتا ہے آپ کھانا شروع کریں ۔ جلدی سے مولوی جی نے لقمہ منہ میں ڈالا تو آنکھوں سے پانی بہنا شروع ہوگیا ۔ چیخ کر کہا یار پانی دو ۔ میزبان نے کہا پانی سالن میں ہے ۔ مولوی نے کہا یار مذاق نہ کرو پانی دو ۔ اس نے کہا اچھی بات ہے پانی سالن میں ہے ۔ مولوی نے کہا یار بات کیا ہے؟ ۔ میزبان نے کہا جناب آپ نے کہا تھا کہ جنازہ کی دعاء نماز جنازہ کے اندر رہے باہر نہیں تو مولوی صاحب پانی بھی سالن کے اندر ہے باہر نہیں ۔ مولوی جی فوراً بولے ۔ خدا کے بندے دُعاء اندر بھی ہے اور باہر بھی ہے ۔ پانی اندر بھی ہوتا ہے باہر بھی ۔

عبدُاللہ بن عمر اور دُعاء بعد نمازِ جنازہ

دلیل پنجم : امام شمس الائمہ سرخسی ، فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک جنازہ پر بعد نماز پہنچے تو فرمایا ۔ اِنْ سَبَقْتُمُوْنِیْ بِالصَّلٰوۃِ عَلَیْہِ فَلَا تَسْبِقُوْنِیْ بِالدُّعَاءِ لَہٗ ۔ [المبسوط جلد ۲ ص ۶۷] ترجمہ : جب تم نے مجھ سے پہلے نماز جنازہ پڑھ لی تو دُعاء میں مجھ سے سبقت اور پہل نہ کرو ۔ یعنی مجھے بھی دعاء میں شریک ہولینے دو ۔ ثابت یہ ہوا کہ بعد نمازِ جنازہ دُعاء مانگنا صحابہ کرام کا محبوب و پسندیدہ عمل تھا ۔

دلیل ششم : ۔ امام بخاری علیہ الرحمۃ نے صحیح بخاری جلد ا ص ۵۲۰ عربی ۔ ناشر کارخانہ نور محمد و مترجم اردو جلد ۲ ص ۳۹۱ میں یہ حدیث روایت فرما کر منکرینِ دعاء پر کیا خوب کاری ضرب لگائی ہے ۔ حدیث یوں ہے کہ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں ۔ وُضِعَ عُمَرُ عَلٰی سَرِیْرِہٖ فَتَکَنَّفَہُ النَّاسُ یَدْعُوْنَ وَیُصَلُّوْنَ

اَنْ یُّرْفَعَ وَاَنَا فِیْهِمْ ــ فتح الباری جلد ۳ صـ۲۱ ــ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کو ان کی چارپائی پر لٹایا گیا ــ لوگوں نے اُن کو گھیر لیا ــ دُعا مانگتے تھے ــ اُن کے اُٹھائے جانے سے پہلے نمازِ جنازہ پڑھی ــ اور میں بھی اُن میں شامل تھا ــ

کنف کا معنیٰ لغت میں یہ ہے ــ کَنَّفَ الرَّجُلُ ـ اَحَاطَہٗ ــ (المنجد صـ۶۵۸) احاطہ کرنا گھیرنا ــ (مصباح اللغات صـ۷۵۴) یُصَلُّوْنَ اور یَدْعُوْنَ دو الگ الگ فعل ہیں اور واؤ عاطفہ بھی موجود ہے ــ معطوف اور معطوف الیہ میں مغایرت کا ہونا ضروری ہے ــ قطع نظر اس کے اگر حدیث میں غور کیا جائے تو سیّدنا عمر کی نعش پاک کے گرد جمع ہو کر صحابہ کرام کا دُعا مانگنا ثابت ہے ــ جب یُصَلُّوْنَ تھا تو یَدْعُوْنَ نہیں تھا ــ اور جب یَدْعُوْنَ تھا تو یُصَلُّوْنَ نہیں تھا ــ کیونکہ یُصَلُّوْنَ تکنف سے نہیں ہوتا ــ بلکہ تسویہ صفوف اور استقبال قبلہ سے ہوتا ہے بخلاف یَدْعُوْنَ کے کہ وہ اہلِ سُنّت کے عمل کے مُطابق چارپائی کو احاطہ کرنے سے ہُوا ــ اگر یہاں قلب مکانی کر لیجائے تو کوئی اِشکال باقی نہیں رہتا ــ اگر منکرین دُعا قلب مکانی سے گریزاں ہوں ــ تو پھر بُخاری شریف کی اِس حدیث اور صحابہ کرام کے عمل پر عمل کرتے ہوئے نمازِ جنازہ سے قبل بھی دُعا مانگ لیجائے ــ اور بعد میں بھی ــ اگر منکرین یُصَلُّوْنَ کو یَدْعُوْنَ کے معنیٰ میں بھی لے لیں ــ تو پھر بار بار دُعا کا مانگنا ثابت و جائز ہو جائیگا ــ

مولوی امجد علی ـ ابوالفتح ـ سبحان محمود ــ اور مولوی قاری احمد دیوبندیوں کا ترجمہ ملاحظہ کریں ــ "جب حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ اپنے تابوت میں رکھے گئے تو ـ لوگوں نے اُنکو گھیر لیا وہ لوگ دُعا مانگتے جاتے تھے ــ اور نماز پڑھتے تھے اِس سے پیشتر کہ جنازہ اُٹھایا جائے" ــ بخاری مترجم جلد ۲ صـ۳۹۱ طبع دہابی محمد سعید اینڈ سنز کراچی

چشمِ ما روشن دلِ ما شاد ◆ مسئلہ ما حل سُنّیت ما آباد

دلیل ہفتم: امام مسلم علیہ الرحمۃ صحیح مسلم شریف میں روایت فرماتے ہیں کہ ــــــ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا وُضِعَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَلٰی سَرِیْرِہٖ فَتَکَنَّفَہُ النَّاسُ یَدْعُوْنَ وَیُثْنُوْنَ وَیُصَلُّوْنَ عَلَیْہِ قَبْلَ اَنْ یُّرْفَعَ وَاَنَا فِیْہِمْ

صحیح مسلم شریف عربی جلد ۲ صفحہ ۲۷۴ طبع وہابی اصح المطابع، مسلم شریف مترجم اردو جلد ۳ ص ۵۰۵

ابنِ عبّاس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ۔ عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت کے بعد جس وقت حضرت عمر کی نعش پاک تخت پر رکھی گئی تو صحابہ نے اُن پر ہجوم کیا اور چاروں طرف (نعش پاک) کا احاطہ کرلیا۔ اور حال یہ تھا کہ تمام ان کیلئے دُعا مانگ رہے تھے۔ تعریفیں کر رہے تھے اور اللہ کی رحمتیں اُن کیلئے طلب کر رہے تھے قبل اسکے کہ جنازہ (نماز ادا کرنے یا غسل دینے یا دفن کرنے کیلئے) اُٹھایا جائے۔ ابن عبّاس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں بھی اُن میں شامل تھا۔ حوالہ دیکھئے عربی کالم میں

اردو ترجمہ مولوی محمد مالک کاندھلوی دیوبندی جلد دوم صفحہ ۱۳۲۰ مطبوعہ دین محمد لاہور

دلیل ہشتم: حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ مُسْہِرٍ عَنِ الشَّیْبَانِیِّ عَنْ عُمَیْرِ بْنِ سَعِیْدٍ قَالَ صَلَّیْتُ مَعَ عَلِیٍّ عَلٰی یَزِیْدَ بْنِ الْمُکَفَّفِ فَکَبَّرَ عَلَیْہِ اَرْبَعًا ثُمَّ مَشٰی حَتّٰی اَتَاہُ وَقَالَ اَللّٰہُمَّ عَبْدُکَ وَابْنُ عَبْدِکَ نَزَلَ بِکَ الْیَوْمَ فَاغْفِرْ لَہٗ ذَنْبَہٗ وَوَسِّعْ عَلَیْہِ مُدْخَلَہٗ فَاِنَّا لَا نَعْلَمُ مِنْہُ اِلَّا خَیْرًا وَاَنْتَ اَعْلَمُ بِہٖ

کتاب المصنف لابن ابی شیبہ جلد ۴ ص ۱۳۲

عمیر بن سعید نے کہا کہ میں نے علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کیساتھ یزید بن مکفف کی نماز جنازہ پڑھی آپ نے اُس پر چار تکبیریں پڑھیں پھر چل کر یزید بن مکفف کے قریب آگئے اور یہ دُعا مانگی۔ اے اللہ یہ تیرا بندہ ہے۔ اور تیرے بندے کا بیٹا ہے آج یہ تیرا مہمان ہے اِسکے گناہ بخشدے۔ اور اسکی قبر کو فراخ کردے۔ ہم تو صرف اس کی نیکیوں کو جانتے ہیں۔ اور تو اسکو سب سے زیادہ جاننے والا ہے

لے گستاخانِ رسول اور منکرینِ دُعاء! کیا مذکورہ دُعائیں نمازِ جنازہ میں پڑھی جاتیں ہیں؟ یا نماز کے باہر پڑھی گئیں

دلیل نہم: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ اَخْبَرَنَا اَبُوْحَرَّةَ عَنِ الْحَسَنِ اَنَّهٗ كَانَ اِذَا سَبَقَ بِالْجَنَازَةِ يَسْتَغْفِرُ لَهَا وَيَجْلِسُ اَوْيَنْصَرِفُ

کتاب المصنّف لابن ابی شیبہ جلد۴ صفحہ ۱۵

امام حسن بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (تابعی) جب نمازِ جنازہ سے سبقت کئے جاتے تو اُسکے لئے بخشش کی دُعاء مانگتے اور (دُعاء مانگنے کے بعد) بیٹھے رہتے یا چلے جاتے

ابن ابی شیبہ کا تعارف

آپکا نام عبداللہ بن محمد بن ابراہیم بن عثمان العبسی، ابوبکر ابن ابی شیبہ الکوفی ہے۔ حافظ الحدیث اور بہت بڑے عالم تھے۔ ابوزرعہ نے کہا کہ میں نے اُن سے زیادہ حافظے والا نہیں دیکھا۔ خطیب نے بھی آپ کے حافظے کی تعریف کی ہے۔ تین ہزار لوگ آپکی مجلس میں جمع رہتے تھے۔ (خلاصہ تذہیب جلد۲ ص۹۴) امام ذہبی نے لکھا ہے کہ اَلْحَافِظُ الْكَبِيْرُ الْحُجَّةُ، وَوَثَّقَهُ الْجَمَاعَةُ۔ وفات ۲۳۵ھ۔ میزان جلد۲ ص۴۹

حضور علیہ السلام نے شاہِ حبش کا جنازہ دور سے مُلاحظہ فرمایا اور بعد نمازِ جنازہ دُعاء فرمائی

دلیل دہم: ناصر الشریعۃ محی السنۃ امام علاؤالدین علی بن محمد متوفی ۷۴۱ھ نے ارقام فرمایا ہے۔ ملک حبشہ کے بادشاہ نجاشی کا جب وصال ہوا، تو حضور اکرم نور مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم صحابہ کرام کو لیکر بقیع تشریف لائے۔ حبشہ کی زمین آپ کے سامنے تھی۔ آپ نے نجاشی پر چار تکبیر نمازِ جنازہ

پڑھی اور اُسکے لئے دُعائے مغفرت کی ــــ تفسیر خازن جلد ا ص ۳۳۹ ــــ

۲: خاتم المفسرین قدوۃ اہل الیقین امام شیخ اسمٰعیل حقی حنفی متوفی ۱۱۳۷ھ نے ارقام فرمایا کہ ــــ "نجاشی شاہ حبشہ کے وصال کے وقت رسُول کریم نے صحابہ کرام کو فرمایا ــــ بقیع کی طرف چلو اور اپنے بھائی پر نمازِ جنازہ پڑھو ــــ اُنھوں نے پوچھا وہ ہمارا بھائی کون ہے؟ ــــ آپ نے فرمایا وہ نجاشی ہے ــــ جب صحابہ کرام بقیع میں پہنچے تو سرکار دو عالم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم زمین حبشہ کا مُشاہدہ کر رہے تھے ــــ اور نجاشی کے جنازہ کو دیکھ رہے تھے تو آپ نے اُس پر چار تکبیر نماز جنازہ پڑھائی اور اُس کے بعد نجاشی کے لئے دُعائے مغفرت فرمائی" ــــ

ــــ تفسیر روح البیان جلد ۲ صفحہ ۱۵۵ ــــ

۳: حامل لوائے شریعہ علم الہدیٰ حضرت قاضی ثناء اللہ حنفی متوفی ۱۲۲۵ھ نے لکھا ہے کہ ــــ جب نجاشی ملک حبشہ کے بادشاہ کا انتقال ہوا ــــ تو رسُول اللہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم نے صحابہ کرام کو حکم دیا کہ بقیع میں آجاؤ اور اپنے بھائی پر نماز پڑھو ــــ تو وہ بقیع میں جمع ہو گئے ــــ زمین حبشہ حضور علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کے سامنے تھی ــــ نجاشی کے جنازہ کو آپ دیکھ رہے تھے ــــ اور اس پر چار تکبیر نمازِ جنازہ پڑھی اور اس کے لئے بخشش کی دعا مانگی ــــ تفسیر مظہری جلد ۲ صفحہ ۲۰۶ ــــ

۵/۴: تفسیر جلالین کے حاشیہ پر مرقوم ہے ــــ نیز علامہ ابن کثیر دمشقی نے لکھا ہے کہ جس دن نجاشی فوت ہوا ــــ تو اس دن حضور پُر نور صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم نے صحابہ کرام کے ساتھ جنّت البقیع میں اُس پر چار تکبیر نمازِ جنازہ پڑھی حالانکہ وہ حبشہ میں فوت ہوا تھا ــــ لیکن آپ اس کے جنازہ کو دیکھ رہے تھے

اور نماز کے بعد اُس کے لئے بخشش کی دُعاء فرمائی

تفسیر جلالین ص۶۸ حاشیہ ۲۷ — البدایہ والنہایہ جلد ۳ ص۷۷ لابن کثیر

۷/۶: تفسیر ابن کثیر میں ہے کہ سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا — اِسْتَغْفِرُوْا لِاَخِیْکُمْ — یعنی اپنے بھائی کیلئے بخشش کی دعاء مانگو

تفسیر ابن کثیر جلد ۲ صفحہ ۳۳۲ — مسلم شریف جلد ۱ صفحہ ۳۰۹

۸: محی السنہ امام محمد البغوی متوفی ۵۱۶ھ نے ارقام فرمایا ہے کہ حضور پرنور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے صحابہ کرام کو فرمایا — نکلو اور اپنے بھائی پر نماز پڑھو جو تمہاری زمین پر فوت نہیں ہوا — اور وہ نجاشی ہے — تو وہ بقیع کی طرف آ گئے — حبشہ کی زمین آپ کے سامنے تھی اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نجاشی کے تابوت کو دیکھ رہے تھے اور اُس پر چار تکبیر نماز پڑھی اور اُس کیلئے بخشش کی دُعاء مانگی

معالم التنزیل جلد ۲ صفحہ ۳۳۵

دُعاء کے فوائد و فضائل میں چند احادیث

اور دُعاء مانگنے کا طریقہ

(۱) اَلدُّعَاءُ هُوَ الْعِبَادَةُ، (ترمذی جلد ۲ ص۱۷۵، ابو داؤد جلد ۱ ص۲۰۸، ابن ماجہ ص۲۸۰، نسائی، مشکوٰۃ شریف ص۱۹۴) ترجمہ: دُعاء عبادت ہے

(۲) اَلدُّعَاءُ مُخُّ الْعِبَادَةِ، (ترمذی جلد ۲ ص۱۷۵، مشکوٰۃ ص۱۹۴، تفسیر مظہری جلد ۸ ص۲۷۰) ترجمہ: دعاء عبادت کا مغز ہے یعنی عبادت کا حاصل خلاصہ، یا خالص عبادت ہے

(۳) لَیْسَ شَیْءٌ اَکْرَمَ عَلَی اللّٰہِ مِنَ الدُّعَاءِ — (ترمذی جلد ۲ ص۱۷۰، تفسیر مظہری جلد ۸ ص۲۷۰، ابن ماجہ ص۲۸۰، مشکوٰۃ ص۱۹۴) ترجمہ: اللہ کے نزدیک دعاء سے افضل کوئی چیز نہیں

(۴) لَا یَرُدُّ الْقَضَاءَ اِلَّا الدُّعَاءُ (ترمذی جلد۲ صـ۱۷ مشکوٰۃ صـ۱۹۵) ترجمہ: دُعار تقدیر کو ٹال دیتی ہے۔

(۵) اِنَّ الدُّعَاءَ یَنْفَعُ مِمَّا نَزَلَ وَمِمَّا لَمْ یَنْزِلْ فَعَلَیْکُمْ عِبَادَ اللّٰہِ بِالدُّعَاءِ۔

رواہ الترمذی، مشکوٰۃ صـ۱۹۵، تفسیر مظہری جلد۸ صـ۲۷۱ **ترجمہ:** بیشک دُعار نفع دیتی ہے اس سے جو (آسمان سے) اُترا یعنی بلاؤ مُصیبت کو دفع کر دیتی ہے اور اسکو جو نہیں اُترا (یعنی دُعائے مصیبت کو اترنے ہی نہ دیا) پس تم پر دُعار مانگنا ضروری ہے۔ **فائدہ:** نازل شدہ مصیبت اور تکلیف بھی دُعار مانگنے سے دفع ہو جاتی ہے اور جو مُصیبت و تکلیف آسمان سے اُترنے والی تھی دُعار اس کو بھی روک دیتی ہے۔

(۶) مَا مِنْ اَحَدٍ یَدْعُوْا بِدُعَاءٍ اِلَّا اٰتَاہُ اللّٰہُ مَا سَاَلَ (رواہ الترمذی جلد۲ صـ۱۷۵، مشکوٰۃ صـ۱۹۵) **ترجمہ:** یعنی جب بھی کوئی دُعار مانگنے والا (جائز) دُعار مانگتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُس کی دُعار پوری فرماتا ہے۔

(۷) سَلُوا اللّٰہَ مِنْ فَضْلِہٖ فَاِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ اَنْ یُّسْاَلَ (رواہ الترمذی، مشکوٰۃ صـ۱۹۵ تفسیر مظہری جلد۸ صـ۲۷) اللہ سے (دُعار) اُس کے فضل و کرم کو (سامنے رکھکر) مانگو اللہ تعالیٰ کو یہ پسند ہے کہ اُس سے دُعار مانگی جائے۔

(۸) مَنْ فُتِحَ لَہٗ مِنْکُمْ بَابُ الدُّعَاءِ فُتِحَتْ لَہٗ اَبْوَابُ الرَّحْمَۃِ (رواہ الترمذی، مشکوٰۃ صـ۱۹۵، تفسیر مظہری جلد۸ صـ۲۷) **ترجمہ:** جس کیلئے دُعار مانگنے کا دروازہ کھولدیا جاتا ہے اُس کیلئے رحمت کا دروازہ بھی کھولدیا جاتا ہے۔ اور جو دُعار کا دروازہ بدعت کہکر خود بند کرلے وہ کسقدر غضب کا مستحق ہوگا۔

(۹) اُدْعُوا اللّٰہَ وَاَنْتُمْ مُوْقِنُوْنَ بِالْاِجَابَۃِ وَاعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰہَ لَا یَسْتَجِیْبُ دُعَاءً

لے: اخراج الطبرانی فی الاوسط عن عمر بن الخطاب سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ذاکر اللہ فی رمضان مغفور لہ وسائل اللہ لا یخیب ۱۲ (تفسیر مظہری جلد۱ صـ۱۸۶)

مِنْ قَلْبٍ غَافِلٍ لَاہٍ ۔ (رواہ الترمذی مشکوٰۃ ص ۱۹۵، تفسیر مظہری جلد ۸ ص ۲۷۲) ترجمہ
دُعاء مانگو اللہ سے اور تمہیں قبولیت کا یقین ہو ۔ اور (یہ بھی) جان لو کہ اللہ
تعالیٰ قلبی غفلت برتنے اور کھیلنے والے کی دُعاء قبول نہیں کرتا ۔ یعنی بے خبر
دل اور غیر حق کی جانب مشغول ہونے والے کی دُعاء قبول نہیں ہوتی ۔

دعاء مانگنے کا طریقہ

(۱۰) اِذَا سَأَلْتُمُ اللّٰهَ فَاسْئَلُوْهُ بِبُطُوْنِ اَكُفِّكُمْ وَلَا تَسْئَلُوْهُ بِظُهُوْرِهَا فَاِذَا فَرَغْتُمْ فَامْسَحُوْا بِهَا وُجُوْهَكُمْ ۔ (ابن ماجہ ص ۲۸۴، ابوداؤد جلد ۱ ص ۲۰۹، مشکوٰۃ ص ۱۹۵، تفسیر مظہری جلد ۸ ص ۲۷۲) ترجمہ: جب اللہ سے دُعاء مانگو تو (ہاتھ اُٹھا کر) ہتھیلیوں والا پانسہ اوپر کرو ۔ اور جب دُعاء ختم ہو جائے تو ہاتھوں کو منہ پر پھیرو

(۱۱) اِنَّ رَبَّكُمْ حَيٌّ كَرِيْمٌ يَسْتَحْيِيْ مِنْ عَبْدِهٖ اِذَا رَفَعَ يَدَيْهِ اِلَيْهِ اَنْ يَّرُدَّهُمَا صِفْرًا ۔ (رواہ الترمذی و ابوداؤد جلد ۱ ص ۲۰۹، ابن ماجہ ص ۲۸۴، مشکوٰۃ ص ۱۹۵، تفسیر مظہری جلد ۸ ص ۲۷۰)

ترجمہ: بیشک تمہارا رب کریم ہے حَیّ ہے (اِس بات سے) استحیاء (حیاء) فرماتا ہے کہ بندہ اُسکے آگے ہاتھ پھیلائے اور وہ انکو خالی لوٹا دے ۔

(۱۲) ہر نماز کے بعد دُعاء مانگنا حضور علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کی وصیّت ہے ۔
(ابوداؤد جلد ۱ ص ۲۲۰، مستدرک حاکم جلد ۳ ص ۲۷۳ بحوالہ مقیاس الصلوٰۃ باب الدّعاء)

(۱۳) ہر نماز کے بعد دُعاء مانگنے والے کی شفاعت قیامت کے دن حضور پُرنور صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم فرمائیں گے ۔ (کنز العمال جلد ص ۱۸۳ بحوالہ مقیاس الصلوٰۃ باب الدّعاء)

(۱۴ ۱۵) حضور ہمیشہ دونوں ہاتھ اٹھا کر دُعاء مانگتے تھے ۔ (بخاری جلد ۲ ص ۹۳۸، مشکوٰۃ ص ۱۹۶ ابوداؤد جلد ۱ ص ۲۰۹) اور اُسی میں ہے کہ آپ ہاتھوں کو مُنہ پر بھی پھیرتے تھے (ھکذا فی، مشکوٰۃ المصابیح ص ۱۹۶) آپ نے ہاتھ پھیلا کر دعاء مانگی ۔ (بخاری جلد ۱ ص ۲۰۸ حاشیہ نمبر ۱۰)

(۱۶) جب بھی آپ دُعاء کیلئے ہاتھ اٹھاتے تو مُنہ پر پھیرے بغیر نہ چھوڑتے [۱]

[۱] ترمذی جلد ۲ ص ۱۷۶، مشکوٰۃ ص ۱۹۵

۱۷/۱۸ ابو داؤد شریف میں ہے ـــ حضرت عمر و حضرت انس سے بیہقی ہیں سائب بن یزید اپنے باپ سے راوی ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ہاتھ اٹھا کر دُعاء مانگتے تھے ـــ ـــ تفسیر مظہری جلد ۸ ص ۲۷۲ تا ص ۲۷۳ ـــ

۱۹ غلاموں کو بھی ہاتھ اٹھا کر دعاء مانگنے کا حکم دیا ـــ (کنز العمال جلد ا ص ۱۷۱ تا ص ۱۷۲ و مستدرک جلد ا ص ۵۳۶ بحوالہ مقیاس الصلوٰۃ باب الدُعاء) ـــ

۲۰ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تین بار بھی دُعاء مانگی ہے ـــ عَنْ اَنَسٍ قَالَ فَرَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَدَیْہِ ثُمَّ قَالَ اَللّٰھُمَّ اَغِثْنَا اَللّٰھُمَّ اَغِثْنَا، اَللّٰھُمَّ اَغِثْنَا، (مسلم شریف جلد ا ص ۲۹۳) قَالَ نَوَوِیُّ فِیْہِ اِسْتِحْبَابُ تَکْرَارِ الدُّعَاءِ ثَلَاثًا ـــ

۲۱ کھڑے ہو کر تین بار دُعاء مانگنے کا ثبوت ـــ عَنْ عَائِشَہ ...... جَاءَ (النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ) اَلْبَقِیْعَ مَقَامَ فَاطَالَ الْقِیَامَ ثُمَّ رَفَعَ یَدَیْہِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ (مسلم شریف جلد اول ص ۳۱۳) امام نووی فرماتے ہیں فِیْہِ اِسْتِحْبَابُ اِطَالَۃِ الدُّعَاءِ وَتَکْرِیْرُہٗ وَرَفْعُ الْیَدَیْنِ فِیْہِ ـــ یعنی آپ جنت البقیع میں تشریف لائے طویل قیام فرمایا پھر تین بار ہاتھ اٹھا کر دُعاء مانگی۔

۲۲ ملک شام اور یمن کیلئے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تین بار دُعاء مانگی ہے ـــ دیکھئے (مشکوٰۃ جلد ۲ باب ذکر شام والیمن، بخاری شریف جلد ا ص ۱۴۱ و بخاری جلد ۲ ص ۱۰۵۱ مشارق الانوار مترجم ص ۲۶۸)

۲۳ قَالَ عَلَیْہِ الصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ مَنْ لَّمْ یَسْئَلِ اللّٰہَ یَغْضَبْ عَلَیْہِ (ترمذی جلد ۲ ص ۱۷۵ ابن ماجہ ص ۲۸۰ مشکوٰۃ ص ۱۹۵) ترجمہ: جو اللہ سے دُعاء نہیں مانگتا اُس پر اللہ کا غضب پڑتا ہے۔

۲۴ دُعاء کے اوّل و آخر میں حضور پُر نور علیہ الصلوٰۃ والسلام پر دُرود پڑھنا اجابت کے لئے بہت مُفید ہے ـــ (جلاء الافہام ص ۲۲۵ تا ص ۲۲۶، تفسیر مظہری جلد ۸ ص ۲۷۲ مشکوٰۃ ص ۸۷، و ترمذی ـــ عن عمر رضی اللہ عنہ، کتاب الشفاء لقاضی عیاض جلد ۲ ص ۵۱، القول البدیع

للسخاوی ص۲۲۱ تا ص۲۲۴، تبلیغی نصاب در فضائل درود ص۵۸) ______

(۲۵) جو دُعاء سے روکے وہ ___ زمانے کے تمام احمقوں سے زیادہ احمق (پاگل) ہے

(تتمہ مجمع البحار ص۶۵ بحوالہ مقیاس حنفیت ص۵۳۷) ______

اعتراضات و جوابات

سوال ۱: ___ نمازِ جنازہ کے بعد دُعاء مانگنا بدعت ہے ______

جواب: ___ اس دُعاء کو بدعت کہنا لغو ہے کیونکہ یہ دُعاء حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کے قول و فعل سے ثابت ہے ___ قولی ثبوت (ابو داؤد جلد۲ ص۴۵۶، ابن ماجہ ص۱۰۹) اور فعلی ثبوت: (مسلم شریف جلد۱ ص۳۱۱ و فتح القدیر جلد۲ ص۸۱ الامام ابن ہمّام) میں موجود ہے ___ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا اس پر عمل رہا اور فقہا اسلام نے اس کی اجازت دی ہے ___ کمامر ___ ایسی دُعاء کو بدعت کہہ کر اہلِ اسلام کو بوقت موت دُعاء خیر سے محروم کرنا ہی بدعت بدخواہی اور باعث غضبِ الٰہی ہے ۱۲ ___ العیاذ باللہ ______

سوال ۲: ___ حضور صلی اللہ علیہ وسلّم نے عبداللہ بن ابی کی نمازِ جنازہ پڑھائی اور اس کیلئے دُعاء کرنا چاہی تو اللہ تعالیٰ نے دُعاء سے منع فرمادیا ___ اور فرمایا اِسْتَغْفِرْ لَهُمْ اَوْلَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ، آلخ ___ اِس سے ثابت ہوا کہ نمازِ جنازہ کے بعد دُعاء کی ممانعت نص قطعی سے ثابت ہو گئی ہے ______

جواب ۱: ___ عبداللہ بن ابی منافق تھا ___ صحیح بخاری میں ہے انہٗ منافق ملاحظہ ہو (بخاری شریف جلد۲ ص۶۷۳) ___ غزوہ بدر کے روز اس نے اپنا کرتا حضرت عبّاس کو پہنایا ___ (ھامش بخاری جلد۲ ص۶۷۳، تفسیر کشاف جلد۲ ص۲۹۸) جب وہ مرا تو اُس کا بیٹا بالکل مخلص اور صالح مسلمان تھا ___ (جلالین ص۱۶۴ حاشیہ نمبر ۱۵، ۱۶) كَانَ مِنَ الْمُخْلِصِيْنَ وَفُضَلَاءِ الصَّحَابَةِ ___ (بخاری شریف جلد۲ ص۶۷۳ بین السطور) ___

بارگاہِ رسالت مآب میں نمازِ جنازہ پڑھانے کے لئے ملتمس ہوا اور باپ کے کفن کے لئے قمیض بھی مانگی، (کشاف جلد ۲ صفحہ ۲۹۵، جلالین صفحہ ۱۶۴ حاشیہ نمبر ۱۷) فَسَاَلَهٗ اَنْ يُّعْطِيَهٗ قَمِيْصَهٗ يُكَفِّنُ فِيْهِ اَبَاهُ ۔ (بخاری جلد ۲ صفحہ ۶۷۳) ۔ اور اس وقت منافقوں کے نماز جنازہ پڑھانے کی ممانعت بھی نازل نہ ہوئی تھی ۔ نَزَلَ الْاٰيَةُ وَلَا تُصَلِّ عَلٰى اَحَدٍ مِّنْهُمْ مَّاتَ اَبَدًا بَعْدَ ذَالِكَ ۔ (ہامش بخاری جلد ۲ صفحہ ۶۷۳ ۹ھ) سلطان لاتنھر رحمۃ للعالمین نے اپنے مخلص صحابی کی دِل جوئی کے لئے فَاَجَابَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْلِيَةً وَّمُرَاعَاةَ جَانِبِهٖ ۔ (حاشیہ جلالین صفحہ ۱۶۴ ۱۶ھ) ۔ اور نگاہِ نبوّت دیکھ رہی تھی کہ ایسا کرنے سے اُس کی قوم کے ایک ہزار افراد دولتِ اسلام سے مشرف ہوں گے ۔ اور یہ بھی فرمادیا کہ قمیض اور نمازِ جنازہ وغیرہ اس کو اس کی منافقت کی وجہ سے کچھ بھی نفع نہ دیں گے ۔ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا يُغْنِيْ عَنْهُ قَمِيْصِيْ وَصَلٰوتِيْ مِنَ اللّٰهِ وَاللّٰهِ اِنِّيْ كُنْتُ اَرْجُوْ اَنْ يُّسْلِمَ بِهٖ اَلْفٌ مِّنْ قَوْمِهٖ وَرُوِيَ اَنَّهٗ اَسْلَمَ اَلْفٌ مِّنْ قَوْمِهٖ لَمَّا رَاَوْهُ يَتَبَرَّكُ بِقَمِيْصِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔ (بخاری جلد ۲ صفحہ ۶۷۴ حاشیہ نمبر ۲) صاحبِ مدارک نے لکھا ۔ قَالَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ ذَالِكَ لَا يَنْفَعُ، وَكُنْتُ اَرْجُوْ اَنْ يُّؤْمِنَ بِهٖ اَلْفٌ مِّنْ قَوْمِهٖ (جلالین صفحہ ۱۶۴ حاشیہ نمبر ۱۷) ۔ اِن وجوہات کی بنا پر سرکارِ دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُس کی نمازِ جنازہ پڑھائی جب دُعا مانگنے لگے تو ممانعت نازل ہوگئی ۔ اور ممانعت کی وجہ یہ ہے کہ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ (سورۃ التوبہ آیت نمبر ۸۰) یعنی اے محبوب! ۔ میں اِس منافق کو اس لئے نہیں بخشتا کہ یہ آپ کا دشمن تھا ۔ میری محبّت کا تقاضا یہ ہے کہ اگر آپ اپنے دشمن کیلئے رافت و رحمت کی وجہ سے ستّر بار بھی دُعا مانگیں تو بھی میں اسے نہیں بخشوں گا ۔ معلوم ہوا کہ محبوبِ خدا کے دشمنوں کے لئے جتنا بھی دُعائیں مانگ لی جائیں اُن کی بخشش نہیں ہوگی ۔

گستاخانِ رسول منافقوں کیلئے تین باتوں کی مُمانعت

جواب ۲، ___ جس کی نمازِ جنازہ کے بعد دُعار کی ممانعت آئی ہے وہ منافق تھا، عاشقِ رسول اور مخلص مُسلمان نہ تھا ___ جو اپنے مرنے والوں کو عبدُاللہ بن ابی کی طرح سمجھتے ہوں وہ بالکل دُعار نہ مانگیں بلکہ ان کی نمازِ جنازہ بھی نہ پڑھیں تو ہمیں کوئی اعتراض نہ ہوگا ___ کیونکہ مُنافقوں کی نمازِ جنازہ کے بعد جس طرح دُعار کی مُمانعت آیتِ کریمہ اِسْتَغْفِرْ لَهُمْ کے ذریعہ نازل ہوئی ___ اسی طرح منافقوں کی نمازِ جنازہ پڑھانے کی ممانعت بھی قرآنی آیت کے ذریعہ نازل ہوئی ___ چنانچہ قرآن مجید میں ہے وَلَا تُصَلِّ عَلٰۤى اَحَدٍ مِّنْهُمْ مَّاتَ اَبَدًا وَّلَا تَقُمْ عَلٰى قَبْرِهٖ ___ الاٰية ___

مذکورہ آیتِ کریمہ سے معلوم ہوا کہ مُنافقوں کیلئے تین باتوں کی مُمانعت ہے ① اُن کی نمازِ جنازہ نہ پڑھو ___ ② اُن کیلئے دُعار نہ مانگو ___ ③ اُن کی قبر پر بھی نہ جاؤ ___ مگر آجکل کے منافق ۲ دو باتوں کی پُر زور مخالفت کرتے ہیں ① دُعا نہ مانگو ② قبر پر بھی نہ جاؤ ___ مگر تیسری بات جنازہ نہ پڑھو پر عمل نہ کرکے دوغلی پالیسی، کھلی مُنافقت اور فراڈ کا اظہارِ عام کر رہے ہیں ___

شعر

نہ تم صدمے ہمیں دیتے نہ ہم فریاد یوں کرتے ◆ نہ کھلتے رازِ سربستہ نہ یہ رُسوائیاں ہوتیں

مر گیا مردود جن کی فاتحہ (دُعار) نہ دُرود

محبُوب سے بےمثال محبّت

اللہ تعالیٰ اپنے محبُوب تاجدارِ مدینہ، سرورِ قلب و سینہ کو اسقدر چاہتا ہے کہ ___ اگر محبُوب اپنے گستاخ مُنافق کی ستّر بار بھی بخشش چاہے ___ پھر بھی اللہ واحد و قہار اپنے محبُوب کے مُنافق کو **عذاب الیم** ہی دینا پسند فرماتا ہے ___

سوال ۳: ___ نمازِ جنازہ میں جو دُعار ہے وہ خود بھی دُعار ہے ___ دُعار پر دُعار مانگنا

اچھا نہیں ــــ بس ایک بار دُعاء ہو گئی بار بار مانگنے کا کیا فائدہ ؟ ــــ

جواب ۱: ــــ یہ اعتراض پرکاہ کی بھی حیثیت نہیں رکھتا ــــ دیکھئے نماز پنجگانہ کی ہر رکعت میں کھڑے ہو کر اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ آلخ اور آخری قعدہ میں ــــ رَبِّ اجْعَلْنِیْ آلخ دُعاء ہے ــــ نمازِ استخارہ ــــ نمازِ کسوف اور نمازِ استسقاء سب دُعاء کیلئے ہیں مگر ان سب کے بعد دُعاء مانگنا نہ صرف جائز ہے بلکہ سُنّت سے ثابت ہے اور احادیث میں ہے کہ بار بار دُعاء مانگو ــــ کثرت سے دُعاء مانگو اکثروا الدعا پر عمل بار بار دُعاء مانگنے سے ہی ہوتا ہے ــــ

جواب ۲: ــــ بعض صُورتیں ایسی بھی ہیں کہ ایک نمازِ جنازہ کے بعد دوسری بار بھی نماز جنازہ ہوتی ہے ــــ مثلاً اگر میّت کا ولی پہلی نماز جنازہ میں شریک نہ ہو سکا تو وہ دوبارہ نماز جنازہ پڑھ سکتا ہے ــــ آپ کے نزدیک تو نماز جنازہ دُعاء ہے اور دُعاء پر دُعاء مانگنا اچھا نہیں یعنی بُرا ہے ــــ پہلے جنازہ میں شریک نہ ہو سکنے والے ولی کا دوبارہ نماز جنازہ بُرا بنا کر قابل ترک کا فتویٰ لگا دیں ــــ

جواب ۳ ــــ اگر نماز جنازہ صرف دُعاء ہی ہے تو تمام اہلِ اسلام اسے آجتک نماز جنازہ کیوں کہتے چلے آئے ؟ ــــ اس کا نام بجائے نماز جنازہ کے دُعائے جنازہ نام کیوں نہ رکھ لیا ؟ ــــ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ منکرین کا نماز جنازہ کو صرف دُعاء کہنا یہ ایک اور فراڈ ہے ــــ

جواب ۴: ــــ نماز جنازہ صرف دُعاء نہیں بلکہ نماز بھی ہے ــــ اور اسمیں دُعاء بھی ہے ــــ اگر محض دُعاء ہوتی تو طہارت کاملہ ــــ صفیں بنانا ــــ قبلہ کی طرف مُنہ کرنا ــــ امام کا آگے کھڑا ہونا ــــ نیّت کرنا ــــ تکبیر اولیٰ کے وقت ہاتھ اٹھانا ــــ ہاتھ ناف کے نیچے باندھنا ــــ تکبیریں کہنا ــــ قیام کرنا ــــ چوتھی تکبیر کے بعد دائیں بائیں سلام پھیرنا ــــ اور صفیں توڑنا کیوں ہوتا ہے ؟ ــــ جبکہ اِن چیزوں کا اہتمام صرف دُعاء میں

کبھی نہیں ہوا۔۔۔ بہر حال یہ باتیں نمازِ جنازہ کو صرف دُعاء سمجھنے کی پر زور تردید کرتی ہیں۔۔۔

وہابیہ کے مفتی مولوی کفایت اللہ دہلوی دیوبندی نے لکھا کہ۔۔۔ اِس کا یہ مطلب نہیں کہ نمازِ جنازہ من کل الوجوہ دُعاء ہے اور نماز ہونے کے اس میں کوئی جہت نہیں ہے۔۔۔ ⸢دلیل الخیرات ص۴۱⸣۔۔۔

جواب ۵: ۔۔۔ رسالہ ہذا کے صفحہ ۲۲ پر دیکھیں۔۔۔

سوال ۴: ۔۔۔ نمازِ جنازہ کے بعد دُعاء مانگنے سے دفن کرنے میں دیر ہو جاتی ہے اور یہ دیر کرنا منع ہے لہٰذا اس دُعاء کی کوئی ضرورت نہیں۔۔۔

جواب ۱: ۔۔۔ نمازِ جنازہ کے بعد دُعاء مانگنے کی ممانعت نہیں بلکہ کسی غیر شرعی کام سے دیر ہو رہی ہو تو وہ ممنوع ہے۔۔۔ اور نمازِ جنازہ کے بعد دُعاء مانگنا تو شرعی حکم ہے جس کا ثبوت گذشتہ صفحات میں آپ پڑھ چکے ہیں۔۔۔ ہم نے اکثر دیکھا مانعین دعاء غیر شرعی باتوں کی وجہ سے تاخیر کو تو خندہ پیشانی سے برداشت کرتے ہیں مگر دُعاء کیلئے جو بالکل امر خیر ہے ۲ دو منٹ بھی صبر نہیں کر پاتے۔۔۔ اِدھر سلام پھیرا۔۔۔ اُدھر چارپائی کی طرف ایسے لپکے جیسے شیطان مردود۔۔۔ دَھکّے دیر ہا ہو۔۔۔ جلدی سے اٹھایا اور بھاگ نکلے۔۔۔ مسلمان یہ محسوس کرتے ہیں جیسے کوئی ایٹم بم گرایا جا رہا ہو یا ٹائم بم پھٹنا چاہتا ہو۔۔۔ **حالانکہ** آرام سے جنازہ اُٹھانا اور آرام سے چلنا چاہئیے تاکہ نعش کو تکلیف نہ ہو۔۔۔ یہ سب شرعی تقاضے ہیں جبکہ دُعاء سے بھاگنے والے احترامِ میت اور آدابِ میت سے بھی بھاگتے ہیں۔۔۔

جواب ۲: ۔۔۔ حضور پُر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کا وصال مُبارک پیر کے دن ہوا اور دفنِ مقدس بروز بدھ۔۔۔ اگر ہر دیر ممنوع ہے تو اس تاخیر کے بارے میں کیا حکم ہے؟!۔۔۔ کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ میت کو لیکر قبرستان پہنچ جاتے ہیں اور قبر کی تیاری میں دیر ہوتی ہے۔۔۔ جس کی وجہ سے میت کو دفن کرنے میں تاخیر ہو جاتی ہے، اِس

تاخیر کے لئے کیا خیال ہے ؟ ______

جواب ۳: ___ دراصل بات یہ ہے کہ مرورِ زمانہ کی وجہ سے اِس دور میں مؤمن اور منافق کی پہچان مشکل ہوتی جارہی ہے ___ اور کافر، منافق کیلئے جو بخشش کی دُعار کی ممانعت ہے وہ نص قطعی سے ثابت ہے اِس پر عمل کرنا ناممکن ہو رہا تھا ___ کہ قادرِ مطلق نے تقیہ باز منافق گستاخانِ رسُول سے ہی ان کے اپنے مرنے والوں کی بخشش کی دُعار کو خود اِنہی کی زبانی منع کرا کر ان کے اپنے عقیدے کی وضاحت کرا دی ۔

وَمَا ذٰلِكَ عَلَى اللهِ بِعَزِيْزٍ ______

نوٹ: ___ مولانا مفتی محمود، مودُودی صاحب اور مولوی غلام خان کو کیوں تاخیر سے دفن کیا گیا تھا؟ جبکہ غلام خان کی نعش کیلئے تو ڈاکٹروں کی ایک جماعت نے تابوت پر لکھ دیا تھا کہ بعض طبّی وجوہات کی بنا پر ان کا چہرہ نہیں دکھایا جا سکتا **کیا** جہاں وہ مرے تھے وہاں زمین نہیں تھی!؟ ___ یاد رہے مسخ شدہ غلام خان کی بھیانک لاش جس کو دیکھ کر وہاں بیشمار لوگ اور ڈاکٹر وغیرہ بے ہوش ہو گئے تھے دوبئی سے لائی گئی تھی ___ اور مودُودی کی لاش امریکہ سے ___ مفتی محمود کی لاش کراچی سے لائی گئی تھی ______

سوال ۵: ___ نمازِ جنازہ کے بعد دُعار مانگنے کو فقہائے نے منع کیا ہے ___ لہٰذا یہ دُعار منع ہے ۔

جواب: ___ فقہائے کے اقوال میں نمازِ جنازہ کے بعد لَا يَقُوْمُ کی مُمانعت تو ہے ___ مگر لَا يَدْعُوْا لَهٗ کی مُمانعت کہیں بھی نہیں یعنی نمازِ جنازہ کے بعد صفوں میں کھڑے ہو کر دُعار نہ مانگو ___ بلکہ صفیں توڑ دو ___ یا بیٹھ جاؤ اور دُعار مانگو ______

احادیث سے ثابت شدہ دُعار کا انکار فقہائے نے ہرگز نہیں کیا ___ وہابیہ کے مستند مفتی کانگرسی مولوی کفایت اللہ صاحب دہلوی نے لکھا ہے کہ اگر لوگ نمازِ جنازہ کے بعد جمع ہو کر اور اہتمام کر کے دُعار نہ کریں بلکہ صفیں توڑ کر علیحدہ ہو جائیں اور اپنے اپنے طور پر ہر شخص تنہا تنہا دُعار کرے تو اسمیں کسی طور سے نمازِ جنازہ میں زیادتی کا شبہ نہیں ہو سکتا ______

دیوبندی وہابی مفتی جی کے اس فتویٰ سے نمازِ جنازہ کے بعد دُعا مانگنا ثابت ہو گیا ہے ـــــ باقی مفتی جی کا تنہا تنہا کی رٹ لگانا ٹانگ اوپر والی بات ہے ـــــ جو تَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ (آیۃ) اور اَلدُّعَاءُ مُخُّ الْعِبَادَۃِ (الحدیث) اور اجتماعی دعا کی قبولیت کے سراسر خلاف ہے ـــــ حالانکہ تھانوی صاحب نے لکھا ہے کہ مسلمانوں کا جمع ہو کر بارگاہ الٰہی میں کسی چیز کیلئے دُعا کرنا ایک عجیب خاصیت رکھتا ہے نزول رحمت اور قبولیت کیلئے ـــــ بہشتی زیور حصہ ۱۱ ص ۸۷

سوال ۶: ـــــ سعودی عرب والے نمازِ جنازہ کے بعد دُعا نہیں مانگتے ہمیں بھی اللہ کے گھر کے ہمسایوں کی پیروی کرتے ہوئے دُعا نہیں مانگنی چاہیئے ـــــ

جواب: ـــــ بیت اللہ شریف کے ارد گرد چار مصلے تھے ـــ حنفی ـ شافعی ـ مالکی ـ حنبلی ـــــ نجدی وہابیوں نے چاروں مصلے اکھاڑ ڈالے ہیں ـــــ اور نجدی وہابی امام سے نماز پڑھواتے ہیں ـــــ جنہوں نے آپ کے امام کا مصلیٰ اکھاڑ باہر پھینکا ہے ـــــ آپکو آپکی فقہ اور آپ کے امام جو تمام ائمہ کے امام ہیں ان کو غلط سمجھا ہے ـــــ آپ حنفی کہلوا کر نجدی وہابیوں کے مقلد کیوں بننا چاہتے ہیں ؟ ـــــ اگر آپ ان کی پیروی اس لئے ضروری سمجھتے ہیں کہ وہ خدا کے گھر کے ہمسائے ہیں تو کیا خدا کے گھر کے ہر ہمسائے کی پیروی ضروری ہے ؟ ـــــ اگر نہیں تو پھر اتباع ہمسائیگی پر موقوف نہیں ـــــ شریعت پر ہے ـــــ اسی طرح ہر حکمرانی، ظلم اور جاہ جلال بھی پیروی کی شرطیں نہیں ہیں ـــــ ورنہ انگریز کی پیروی اور اطاعت بھی (جو اکابرین وہابیہ نے کی ہے ـــــ تذکرۃ الرشید، مکالمۃ الصدرین، نقش حیات) گلے کا طوق بن جائے گی ـــــ اگر ان کی پاسبانی وجہ پیروی ہے ـــــ تو پھر قبلہ اوّل بیت المقدس کے قابضین یہود بھی آپ کے لئے نجدیوں کی طرح **کیا** قابل اقتدا ہونگے ؟ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ ـــــ معلوم ہوا کہ پیروی و اطاعت کا ہر

اعتبار سے دار و مدار فرمانِ رسُول اور شریعت پر موقوف ہے ___ اور دُعاء بعد نمازِ جنازہ کا استحباب و جواز فرمانِ رسُول اور شریعت سے آپ کے سامنے ہے ___

نجدیوں کے مسائل ___ حجّت نہیں ہیں

دنیوی عروج و تسلّط سے نجدیوں کے اپنے پیدا کردہ مسائل اہلِ اسلام کیلئے حجُت نہیں ___ حالانکہ ہم نے معتبر حجاج سے سُنا ہے کہ سعُودی نمازِ جنازہ میں ایکطرف سلام پھیر کر بھاگ نکلتے ہیں ___ وہ نمازِ پنجگانہ کے بعد دُعاء نہیں مانگتے (جو رسُول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سُنّت سے ثابت ہے بخاری وغیرہ) ___ نماز پڑھتے ہوئے مسواک کرتے رہتے ہیں ___ نماز میں اِدھر اُدھر تکتے رہتے ہیں ___ نماز میں سیٹیاں بجاتے ہیں ___ حالانکہ اللہ تعالیٰ نے سیٹیوں اور تالیوں سے منع فرمایا ہے ___ چنانچہ حکمِ الٰہی ہے ___

وَمَا كَانَ صَلَاتُهُمْ عِنْدَ الْبَيْتِ اِلَّا مُكَاءً وَّتَصْدِيَةً ط فَذُوقُوا الْعَذَابَ

اور کعبہ کے پاس ان کی نماز نہیں مگر سیٹی اور تالی، تو اب عذاب چکھو۔ (سُورۃ الانفال آیت ۳۵)

مسجد میں جنازہ سعودی وہابی نجدی ___ نمازِ جنازہ مسجد میں پڑھتے ہیں ___ جبکہ احناف کے نزدیک بغیر عُذر کے مسجد میں نمازِ جنازہ پڑھنا مطلقاً مکروہ ہے ___ (فتاویٰ شامی جلد ۱ صـ ۶۵۳، ہدایہ جلد ۱ صـ ۱۸۱، قدوری صـ ۵۹، نور الایضاح صـ ۱۲۸ اور بہارِ شریعت حصّہ ۴ صـ ۱۴۳، رکنِ دین جلد ۱ صـ ۲۱۶، بہشتی زیور حصّہ ۱۱ صـ ۸۹، علم الفقہ جلد ۲ صـ ۳۷۴) ___

ان کی ان تمام اور سیکڑوں دیگر حرکات سے یہ ثابت ہوا کہ یہ **مخالفِ رسُول** ہیں اور کسی امام کے مقلّد نہیں بلکہ دین میں عظیم فتنہ ہیں جس پر پندرہ احادیث شاہد ہیں معلومات کیلئے دیکھیں کتاب تبلیغی جماعت مصنّف علامہ ارشدُ القادری ___ لہٰذا عقائد کے اختلاف کے علاوہ فقہی اعتبار سے بھی ہم پر سعُودی نجدی وہابی اماموں کی پیروی قطعاً ضروری نہیں ___ ہم اپنے اسلاف بزرگانِ اولیاء اللہ اور علمائے صالحین کے

طریقہ مقدسہ کو ترقی درجات اور اخروی نجات کا ذریعہ سمجھتے ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے

وَمَنْ يُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدٰى وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى وَنُصْلِهٖ جَهَنَّمَ ؕ وَسَآءَتْ مَصِيْرًا ۔	اور جو مخالفت کرے رسول کی اس کے بعد کہ روشن ہو گیا اس کیلئے سیدھا راستہ اور وہ چلے مسلمانوں کی راہ کے خلاف تو اسی طرف ہم اسے پھیر دیں گے جدھر وہ پھرا اور پہنچائیں گے اسے جہنم میں اور وہ کیا ہی برا ٹھکانہ ہے (البیان ص۱۲۵)
پارہ ۵ سورۃ النساء آیت ۱۱۵	

نمازِ جنازہ کے بعد دُعا مانگنے کا عمل خیر القرون سے لیکر آجتک جاری ہے ۔ اور اُمّتِ مُسلمہ میں کبھی بھی اِس پر اختلاف ثابت نہیں ۔ **ہاں البتہ** اِس دور کے وہ لوگ جو دُعار کو عبادۃ[1] مان کر اس کو ناجائز کہتے ہیں ۔ دلائل کے باوجود اپنی ہٹ دھرمی پر بضد ہیں ۔ بلکہ ہم نے انکو دُعار مانگنے والوں پر ہنستے مسخری کرتے اور انکا مذاق اڑاتے دیکھا ہے ۔ جو قرآن کریم پارہ ۱۸ سورۃ المؤمنون آیت ۱۰۸ تا ۱۱۰ کے مُطابق ہے کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ایک جماعت کو جہنم میں اسلئے ڈالدیگا کہ وہ دُعار مانگنے والوں کا مذاق اڑایا کرتے تھے ۔ العیاذ باللہ ۔

جنرل ضیاء الحق کا تعارف اور اس کیلئے دُعار بعد نمازِ جنازہ

روزنامہ امروز ملتان پاکستان مجریہ ۱۷ جون ۱۹۸۹ء آئینہ میں قائد اعظم کی تقریریں اور ضیاء الحق کے عنوان سے مسعود اشعر نے لکھا ہے کہ

کرنل کی حیثیت سے جب ضیاء الحق ملتان میں موجود تھے اور امروز کے دفتر آیا کرتے تھے تو انہوں نے انہی دنوں ہمیں مودودی صاحب کی چند کتابیں دی تھیں اور تلقین کی تھی کہ انہیں پڑھا کریں ۔ اسکے گواہ میجر قاضی حامد علی ہیں ۔ پھر جب وہ جی او سی بنے اور انہوں نے فوج کیلئے ایک لائبریری بنائی تو اس میں بھی بڑے اہتمام کیساتھ مودودی صاحب کا

[1] اِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِيْ سَيَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دَاخِرِيْنَ (الآیۃ) ۱۲ سعیدی غفرلہٗ

لٹریچر رکھا۔ حالانکہ عام طور پران لائبریریوں میں سیاسی کتابیں نہیں رکھی جاتیں، چیف آف آرمی سٹاف بنائے جانے پر ہم نے ملتان پریس کلب کیطرف سے انہیں دعوت دی وہ تشریف لائے اور پریس کلب کو تحفہ کے طور پر جو کتابیں دیں وہ (بھی) مودودی صاحب کی تھیں ــــــ

روزنامہ نوائے وقت ملتان ۲۰ اگست ۱۹۸۸ء کے کالم سرِ راہ میں لکھا ہوا ہے کہ ضیاء الحق ـــــ کی راسخ العقیدگی انکی وسیع المشربی اور خوش اخلاقی پر اثر انداز نہیں ہوئی تھی بلکہ رندان بلانوش اور زاہدانِ تنگ نظر سے انکے یکساں تعلقات تھے۔ مولانا محمد مالک کاندھلوی (دیوبندی وہابی) مولانا ظفر احمد انصاری (دیوبندی وہابی) اور مولانا سعید احمد اکبرآبادی (دیوبندی وہابی) سے ہی (صرف) انکے گہرے تعلقات نہیں تھے بلکہ ملکہ ترنم نور جہاں اور بھارتی اداکار شتروگھن سنہا کو بھی صدر جنرل محمد ضیاء الحق سے خصوصی تعلقات کا ادعا تھا (یعنی دعویٰ تھا) اور حق یہ ہے کہ صدر صاحب اس بعد المشرقین کی پرواہ کئے بغیر دونوں طرف کے تعلقات عمدگی سے نبھانے کا فن جانتے تھے ـــــ رات کا کھانا صبح کی سیر سرکاری اور نجی مصروفیات نماز پنجگانہ تہجد اخبارات و رسائل کے مطالعہ کے (وقت) کے علاوہ ٹی وی کے **ڈرامے**، نیلام گھر اور بھارتی اداکاروں کی **فلمیں** دیکھنے کے لئے اُن کے پاس کچھ نہ کچھ وقت ضرور ہوتا تھا ـــــــ

مودودی کے مقلد اور پاکستان کے اس ہر دلعزیز، رنگین مزاج صدر کے تابوت کی نمازِ جنازہ کے بعد مولوی محمود احمد غازی (دیوبندی وہابی نجدی) خطیب جامع مسجد فیصل اسلام آباد نے بغیر صفیں توڑوائے **دُعا مانگی**۔ جسکو ریڈیو کے سامعین نے سنا اور ٹی وی کے ناظرین نے اِس دعا کا مشاہدہ کیا ـــــ اور فیصل مسجد کے حاضرین اِس امر کے گواہ ہیں حالانکہ اُس وقت نمازِ جنازہ میں نجدی حکمران اور بہت سے **دیوبندی** وہابی مولوی اگلی صف خاص امام کے پیچھے موجود تھے ـــــ مثلاً مولوی عبدالمالک کاندھلوی، مولوی عبدالقادر آزاد وغیرہما ـــــ مگر کسی نے غازی صاحب کو نہیں روکا ـــــ اور نہ ہی اس کا

ہاتھ پکڑا ___ اور نہ ہی ضیاء الحق کے تابوت کو اٹھانے کیلئے کوئی لپکا ___

مُسلمانو! خدارا **انصاف** کرو، جو دُعار جنرل محمد ضیاء الحق (دیوبندی وہابی نجدی مودودی) کی نمازِ جنازہ کے بعد فیصل مسجد میں عُلمائے **دیوبند** اور وہابیہ کیلئے جائز تھی وہ ہمارے لئے کیوں ناجائز ہے ___ ؟

ہمارا ایک سوال؟ نمازِ جنازہ کے بعد والی دُعار پر اہل اسلام کا اجماع رہا ہے، بلکہ فتاویٰ دار العلوم **دیوبند** میں مفتی عزیز الرحمٰن **دیوبندی** رقمطراز ہیں کہ "عُلمار **دیوبند** بھی بعد نمازِ جنازہ اور دُعار مانگتے تھے" ___ نیز زمانہ شاہد ہے کہ چند سال قبل منکرین دُعا کے تمام عُلمار نمازِ جنازہ پڑھانے کے بعد صفیں توڑ کر خود بخود ہاتھ اُٹھا دیا کرتے تھے ___ ثبوتِ اجماع کیلئے اِنکا اپنا طریقہ اُن کیلئے حجت ہے ___ البتہ ضِد اور ہٹ دھرمی کا اِس جہاں میں کوئی علاج نہیں ___ نمازِ جنازہ کے بعد کی دُعار کے مستحب ہونے کے لئے شواہد و دلائل کے ہوتے ہوئے بھی کور چشم پوچھتے ہیں کہ حضور نے دُعار مانگی ہے تو ایسے اغبیا پر ہمارا **سوال** ہے کہ ___ جس طرح تم نمازِ جنازہ پڑھتے ہو کیا اس طرح رسُول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نمازِ جنازہ پڑھی ہے؟ ___ مثلاً پہلے نیّت ___ پھر تکبیر ___ پھر ثنا، پھر تکبیر ___ پھر دُرُود ___ پھر تکبیر ___ پھر دُعار ___ پھر تکبیر ___ پھر سلام ___ ہُو بہُو یہی طریقہ ___ صحیح حدیث سے پیش کریں! ___ ورنہ جس طرح دُعار بعد نمازِ جنازہ کا انکار کرتے ہو اسی طرح ایسے مشہور و معروف جنازہ پڑھنے پڑھانے کا بھی اِنکار کر کے ظاہر کر دو کہ ہم وہابی اسلام کی بنیادوں میں دراڑیں ڈالنے والے صِرف فتنہ گر ___ اور فتنہ پرور ہی ہیں ___ اور کچھ بعید نہیں کہ ایسا کر ہی دو ___ فیا للعجب ___ وَمَا عَلَيْنَا إِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ط

عرضِ ناشر دلائل و براہین پر مشتمل کتاب ہٰذا پر اضافہ مناسب نہ تھا ___ **مگر محترم** عاشقِ رسُول مولانا محمد سراج احمد صاحب سعیدی کے حکم کی تعمیل کے پیشِ نظر فقیر کی کتاب "سنی حنفی نمازِ مترجم" سے ایک صفحہ حاضر ہے ___ انیس احمد نوری

بعد نمازِ جنازہ صف توڑ کر دُعائے مغفرت کی جائے

پیارے اسلامی بھائیو ! گستاخانِ رسُول اپنے عقائد چھپانے کی غرض سے دیگر مسائل میں مُسلمانوں کو الجھاتے ہیں ۔ یہ صبح سے شام تک غیر اللہ سے مانگنے والے کہتے ہیں کہ ہر چیز اللہ ہی سے مانگو ۔ جو تمھاری شہ رگ سے بھی قریب ہے **مگر** بعد نمازِ جنازہ خاص اُس میّت کی مغفرت کیلئے اُسی رب سے دُعا مانگنے کو نہ صرف منع کرتے ہیں بلکہ مُسلمانوں کے قاتل پنڈت نہرو کے مرنے کے بعد اُسکی جلی راکھ ہندوستان کے شہر گاؤں گلی گلی پھرانے اور ہر چوراہے تراہے پر دُعائے مغفرت کرنیوالے (نجدی گستاخِ رسُول) مُسلمانوں کیلئے دُعائے مغفرت سے چڑتے ہیں ۔ اُلا بَلا بکتے ہیں ۔ اور مرنے سے قبل وصیّت کر جاتے ہیں کہ میرے لئے دُعائے مغفرت نہ کی جائے ۔ اعتراض یہ کہ جب نماز میں دُعا ہوگئی پھر دُعا کیوں ؟ تو **جواب** عرض ہے کہ نماز میں ہر زندہ مُردہ حاضر غائب چھوٹے بڑے عورت مرد کیلئے دُعا ہے خاص اُس میّت کیلئے دُعائے مغفرت سے کیوں روکتے ہو ۔ یہ ہر بچّہ بڑا جانتا ہے کہ پنج وقتہ فرض نماز کی پہلی رکعت میں سُورۃ الدُعا یعنی سُورۂ فاتحہ پڑھنے کے بعد پھر بھی اگلی رکعتوں میں پڑھی جاتی ہے ۔ نہ صرف چاروں رکعات کے شروع میں بلکہ نماز کے بعد بھی ۔ گستاخانِ رسُول کے اعتراض کا جواب خود نمازِ جنازہ کی دُعا میں بھی موجود ہے کہ ۔ الٰہی بخشدے ہمارے ہر زندہ ۔ ہمارے ہر مُردہ کو ۔ جب زندہ مُردہ میں سب آگئے **مگر پھر** ہمارے حاضر کو ہمارے غائب کو ۔ حاضر غائب میں بھی جب سب آگئے **مگر** پھر ہر چھوٹے بڑے کو ۔ چھوٹے بڑے میں بھی جب سب آگئے **مگر** پھر ہمارے ہر مرد عورت کو بخشدے ۔ گویا نماز **تک** میں بھی دُعا پر دُعا کی تکرار بتارہی ہے کہ اپنے پیارے رب سے جتنی بار بھی دُعائے مغفرت طلب کرو تو ہمارے ہی حق میں فائدہ مند ہے ۔

جو لوگ وسیلہ کو شرک کہہ کر اور شفاعت کو شرک کہہ کر اپنے لئے بخشش کا دروازہ بند کرتے ہیں اگر دُعائے مغفرت سے بھی نفرت کریں تو اُنکا اپنا قصُور ہے ۔

دُعا بعد نمازِ جنازہ کا احادیث سے ثبوت مکتبہ نوریہ رضویہ سکھر کی طبع شُدہ کتاب "ثبوت دُعا بعد نمازِ جنازہ" میں دیکھیں

شاعر اہلسنت مولانا حسن رضا خاں

نجدیت نامہ

نجدیا سخت ہی گندی ہے طبیعت تیری
کفر کیا شرک کا فضلہ ہے نجاست تیری

خاک مُنھ میں ترے کہتا ہے کسے خاک کا ڈھیر
مٹ گیا دین ملی خاک میں عزّت تیری

تیرے نزدیک ہوا کذبِ الٰہی ممکن
تجھ پہ شیطان کی پھٹکار یہ ہمّت تیری

بلکہ کذّاب کیا تونے تو اقرار وقوع
اُف رے ناپاک یہاں تک ہے خباثت تیری

علم شیطاں کا ہوا علمِ نبی سے زائد
پڑھوں لاحول نہ کیوں دیکھ کے صُورت تیری

بزمِ میلاد ہو کانا کے جنم سے بدتر
ارے اندھے ارے مردود یہ جُرأت تیری

علمِ غیبی میں مجانین و بہائم کا شمول
کفر آمیز جنوں زا ہے جہالت تیری

یادِ خر سے ہو نمازوں میں خیال اُنکا بُرا
اُف جہنّم کے گدھے اُف یہ خرافت تیری

اُن کی تعظیم کرے گا نہ اگر وقتِ نماز
ماری جائیگی ترے مُنھ پہ عبادت تیری

ہے کبھی بوم کی حِلّت تو کبھی زاغ حلال
جیفہ خوری کی کہیں جاتی ہے عادت تیری

کھلے لفظوں میں کہے قاضی شوکاں مددے
یا علی سُن کے بگڑ جائے طبیعت تیری

تیری اٹکے تو وکیلوں سے کرے استمداد
اور طبیبوں سے مدد خواہ ہو علّت تیری

ہم جو اللہ کے پیاروں سے اعانت چاہیں
شرک کا چرک اُگلنے لگی مِلّت تیری

عبد وہاب کا بیٹا ہوا شیخ نجدی
اُس کی تقلید سے ثابت ہے ضلالت تیری

اُسی مشرک کی ہے تصنیف کتابُ التوحید
جس کے ہر فقرہ پہ ہے مہرِ صداقت تیری

ترجمہ اُس کا ہوا تفویۃ الایماں نام
جس سے بے نور ہوئی چشمِ بصیرت تیری

واقفِ غیب کا ارشاد سُناؤں جس نے
کھولدی تجھ سے بہت پہلے حقیقت تیری

زلزلے نجد میں پیدا ہوں فتن برپا ہوں
یعنی ظاہر ہو زمانہ میں شرارت تیری

ہو اُسی خاک سے شیطان کی سنگت پیدا
دیکھ لے آج ہے موجود جماعت تیری

سَر منڈے ہوں گے تو پاجامے گھٹنے ہونگے — سَر سے پا تک یہی پوری ہے شباہت تیری
اِدّعا ہو گا حدیثوں پہ عمل کرنے کا — نام رکھتی ہے یہی اپنا جماعت تیری
اُن کے اعمال پہ رَشک آئے مسلمانوں کو — اِس سے تو شاد ہوئی ہوگی طبیعت تیری
لیکن اُترے گا نہ قرآن گلوں سے نیچے — ابھی گھبرا نہیں باقی ہے حکایت تیری
نکلیں گے دین سے یوں جیسے نشانہ سے تیر — آج اس تیر کی نخچیر ہے سَنگّت تیری
اپنی حالت کو حدیثوں سے مُطابق کرلے — آپ کھُل جائیگی پھر تجھ پہ خباثت تیری
چھوڑ کر ذکر ترا اب ہے خطاب اپنوں سے — کہ ہے مبغوض مجھے دل سے حکایت تیری
مرے پیارے مرے اپنے مرے سُنّی بھائی — آج کرنی ہے مجھے تجھ سے شکایت تیری
تجھ سے جو کہتا ہوں تو دِل سے سُن انصاف بھی کر — کرے اللہ کی توفیق حمایت تیری
گر ترے باپ کو گالی دے کوئی بے تہذیب — غصّہ آئے ابھی کچھ اور ہو حالت تیری
گالیاں دیں اُنھیں شیطانِ لعیں کے پیرو — جنکے صدقے میں ہے ہر دولت و نعمت تیری
جو تجھے پیار کریں جو تجھے اپنا فرمائیں — جنکے دل کو کرے بےچین اذیّت تیری
جو ترے واسطے تکلیفیں اُٹھائیں کیا کیا — اپنے آرام سے پیاری جنھیں صُورت تیری
جاگ کر راتیں عبادت میں جنھوں نے کاٹیں — کِس لئے؟ اِسلئے کٹ جائے مُصیبت تیری
حشر کا دن نہیں جس روز کسی کا کوئی ! — اُس قیامت میں جو فرمائیں شفاعت تیری
اُن کے دُشمن سے تجھے رَابطہ رہے میل رہے — شرم اللہ سے کر کیا ہوئی غیرت تیری
تو نے کیا باپ کو سمجھا ہے زیادہ اُن سے — جوش میں آئی جو اِس درجہ حرارت تیری
اُن کے دشمن کو اگر تو نے نہ سمجھا دشمن — وہ قیامت میں کریں گے نہ رفاقت تیری
اُن کے دشمن کا جو دشمن نہیں سچ کہتا ہوں — دعویٰ بے اصل ہے جھوٹی ہے محبّت تیری
بلکہ ایمان کی پُوچھے تو ہے ایمان یہی — اُن سے عشق اُنکے عدو سے ہو عداوت تیری

اہلسُنّت کا عمل تیری غزل پر ہو حسَنؔ
جب میں جانوں کہ ٹھکانے لگی محنت تیری